www.KitaboSunnat.com

اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی

تالیف

حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترتیب وتبییض

غلام مصطفیٰ فاروق

مکتبۂ کتاب وسنت
ریحان چیمہ۔ تحصیل ڈسکہ۔ سیالکوٹ، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

3

سلسلہ منشورات اردو سروس، ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین

اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی

تالیف و پیشکش

حضرت مولانا محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ (الخبر) و داعیہ متعاون

مرکز الدعوۃ والارشاد (الدمام سعودی عرب)

ترتیب و تبییض

غلام مصطفیٰ فاروق

خطیب جامعہ شمس الہدیٰ، ڈسکہ

مکتبۂ کتاب و سنت

ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ۔ سیالکوٹ، پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب .... اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی

تالیف .... حضرت مولانا محمد منیر قمر صاحب سیالکوٹی

مرتب .... مولانا غلام مصطفیٰ فاروق، ریحان چیمہ

تاریخ طباعت .... مارچ 2001ء

تعداد 1100

قیمت .... 75 روپے

سٹاکسٹ: مکتبہ سلفیہ، 4-شیش محل روڈ، لاہور ....

فون: 7237184

ملنے کے پتے:

- حدیث پبلیکیشنز، 2-شیش محل روڈ، لاہور .... فون: 7232808
- نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور ...... فون: 7321865
- اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور
- مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ
- مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور .... فون: 7351124
- مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، ڈاک خانہ بھوپالوالہ، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پیشِ لفظ از مؤلف	11
2	عرضِ مرتب	13
3	اسیران جہاد کے باری میں اسلامی تعلیمات	16
1	قیدیوں سے حسن سلوک	16
2	نبی اکرم ﷺ کا قیدیوں سے حسن سلوک	17
3	فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَاءً	17
4	دورِ نبوت کے اسیروں کی تفصیل	18
5	ثمامہ بن اثال اور اخلاق رسول ﷺ	19
4	غلامی کا مسئلہ	22
1	مخالفین اسلام کا اعتراض	22
2	جواز غلامی کی اصلیت وعلت جاننے کے لئے چار ضروری امور	23
3	اولاً۔ اسیران جنگ کا تبادلہ	23
4	مسلمان اور تبادلہء اسیران	23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
5	نبی اکرم ﷺ اور تبادلہ اسیران	24
6	ثانیاً	26
7	ثالثاً۔ حکم نہیں صرف اجازت	26
8	رابعاً	27
9	آزاد آدمی کا بیچنا	27
10	مسئلہ غلامی کی اصلاح بتدریج	28
11	اسلام کا ایک قاعدہ	29
5	مسئلہ غلامی کی تدریجی اصلاح کے لیے اسلام کے اختیار کردہ طریقے	30
1	غلاموں کو آزاد کرنے اور حصول آزادی میں ان کی مدد کرنے کی ترغیب	30
❁	فَکُّ رَقَبَتہ	30
❁	ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزادی	31
❁	قیمتی غلام کا زیادہ ثواب	32
❁	دوہرے ثواب کے مستحق لوگ	32
❁	ترغیب کا اثر	34
2	مختلف گناہوں کے کفارے	34
❁	قتل خطا کا کفارہ	34
❁	خون بہا کی مقدار	36
❁	ظہار کا کفارہ	36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۞	قسم توڑنے کا کفارہ	37
	۞ لغو قسمیں	38
۞	بحالت روزہ جماع کرنے کا کفارہ	38
	۞ ایک صحابیؓ رسول ﷺ کا واقعہ	39
۞	غلاموں کو ناحق تھپڑ مارنے کا کفارہ	41
3	بعض مناسبات میں غلام و کنیز آزاد کرنا	42
۞	سورج گہن کے وقت غلام آزاد کرنا	42
4	ام ولد کی آزادی	43
۞	غلامی پر غیر مسلم مصنف کا تبصرہ	44
5	غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید	45
۞	ستر مرتبہ معاف کرو	47
۞	غلام تمہارے بھائی ہیں	47
۞	مخلوق الٰہی کو تکلیف کی ممانعت	48
۞	غلام کو مارنے کی ممانعت	49
۞	ایک واقعہ	50
۞	تربیت اولاد کا اعلیٰ انداز	50
۞	نرمی و ملاطفت کا حکم	50
۞	حضرت فاروقؓ کا معمول	51
۞	غلاموں کا کھانا روکنے کی ممانعت	51
۞	غلاموں کو ساتھ بٹھا کر کھلانے کی ترغیب	52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
52	غلام و کنیز کو عبدی و امتی کہنے کی ممانعت	❁
53	دوسری روایت	❁
54	غلاموں اور کنیزوں کے معاشی و معاشرتی اور تمدنی حقوق	6
55	قذف مملوک کا گناہ	❁
55	زوجہ سعد بن ابی وقاصؓ کا واقعہ	❁
56	معاشرتی حقوق	❁
56	دیوانی حقوق	❁
56	بوقت آزادی غلام کے مال کا حکم	❁
57	غیر مذاہب میں غلاموں سے سلوک کی ایک مثال	❁
58	غلاموں کے نکاح کی تاکید	❁
59	امام ابن کثیرؒ	❁
59	مفتی محمد شفیعؒ	❁
60	علامہ محمد امین شنقیطیؒ	❁
60	آقاؤں اور غلاموں کی باہمی مساوات و رواداری	7
61	چند مشہور محدثین و فقہیہ	❁
65	کنیزوں سے تمتع کی اجازت	6
65	مجاہدین اسلام اور غیر مسلم افواج کے اخلاقی معیار کا فرق	❁
65	مجاہدین اسلام	❁
67	غیر مسلم فوج کے اخلاقی معیار کی ایک مثال	❁
67	اب موازنہ کریں	❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
❁	جواز تمتع کا مطلب	68
7	جواز تمتع اور قرآن	69
❁	پہلی آیت	69
❁	دوسری آیت	70
❁	تیسری آیت	70
❁	چوتھی آیت	71
❁	پانچویں آیت	71
❁	چھٹی آیت	72
❁	کنیزوں کے متعلق ایک اہم مسئلہ	72
❁	مسئلہ کا اسلامی حل	73
❁	قرآنی حکم	73
❁	جاہلیت کے ایک پیشے کی ممانعت	74
❁	رئیس المنافقین کا قحبہ خانہ	74
❁	بدکاری کی طرف مائل کنیزوں کے بارے حکم قرآن	74
❁	داعیات فطرت کی دو صورتیں	75
❁	پہلی صورت	75
❁	دوسری صورت	76
✿	اولاً	76
✿	ثانیاً	76
✿	ثالثاً	77

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
78	کنیزوں سے جواز تمتع کی شرائط	8
78	❁ عورتوں کو گرفتار کرنے کی دو صورتیں	
78	❁ پہلی صورت	
79	❁ دوسری صورت	
79	❁ جواز تمتع کی پہلی شرط	
79	❁ دوسری شرط	
80	❁ تیسری شرط	
80	❁ چوتھی شرط	
80	❁ پانچویں شرط	
81	❁ چھٹی شرط	
81	❁ ساتویں شرط	
82	حلت وحرمت کا معیار............معیار الٰہی	9
82	❁ مقصد نکاح اور اغراض ملک یمین	
83	❁ کنیزوں سے تمتع اور افضل طریقہ	
84	کنیزوں سے تمتع میں عدم حد بندی	10
85	کنیزوں یا غلاموں کی بیع وشراء کا جواز	11
88	کیا غیر شادی شدہ مالکہ اپنے غلام سے تمتع کر سکتی ہے؟	12
88	❁ ایک اہم سوال	
88	❁ جواب	
89	❁ پہلی وجہ	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۞	دوسری وجہ	90
13	آغاز غلامی کا سبب	92
۞	تبدیلی حالات	92
۞	عدم تبادلہ م اسیری کی مجبوری	93
۞	بہتر صورت	93
14	اسلام کے غلامی کو موقوف نہ کرنے کی وجہ	95
۞	عمر قید اور غلامی	96
15	مسئلہ فلسطین وقبلہ اوّل	98
۞	تاریخ وپس منظر	99
۞	تبدیلی قبلہ اور صحابہ کرامؓ کا جذبہ اطاعت	100
۞	خبر واحد اور تبدیلی قبلہ	101
۞	امام قرطبیؒ	101
۞	مسجد القبلتین	102
۞	بے وقوفوں کی چہ میگوئیاں	102
۞	تحویل قبلہ کی غرض وغایت	103
۞	وہ قبلہ اوّل	104
۞	امام الانبیاء نبی ﷺ کا لقب	104
۞	شدر حال اور مسجد اقصیٰ	105
۞	روئے زمین پر پہلی مسجد	106
۞	ایک غلط فہمی کا ازالہ	107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
❁	مسجد حرام کی فضیلت	108
❁	مسجد اقصیٰ کی فضیلت	109
❁	حیات طیّبہ کا آخری لشکر	111
❁	فتح کی پیشگوئی	111
❁	سلطان صلاح الدین ایوبیؒ	112
16	منظر اور پیش منظر	114
❁	اسرائیلی مظالم اور فلسطین	114
❁	اسرائیل کا آقائے ولی نعمت .... امریکہ	115
❁	فلسطین مجاهد اور آزادی	116
❁	ویت نام اور امریکہ	117
❁	مجاہدین افغانستان اور روس	117
❁	اے اہل ایمان اٹھیں	119

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

قارئین گرامی قدر!

معاندین اسلام نے تشکیک کو اپنا تیز دھار ہتھیار بنایا اور نوجوان طبقے کے اذہان کو مسموم کرنے اور انہیں اسلام کے خلاف بہکانے کیلئے اسلام پر کئی طرح کے اعتراضات والزامات عائد کیے۔ ان کے انہی شبہات میں سے یہ ایک ''اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی'' بھی ہے۔

انہوں نے اس مسئلہ کو اٹھا کر اسلام کی روشن جبین کو داغدار کرنے کی ناکام کوشش کی۔

زیر نظر کتاب میں ''اسیرانِ جہاد'' کے سلسلہ میں اسلام کی کریمانہ اور مسئلہ غلامی (جو کہ اسلام کا پیدا کردہ نہیں بلکہ عرصہ قدیم سے چلا آرہا ہے) کے خاتمہ کے لئے کئے گئے اقدامات کا تذکرہ کر کے معاندین کے شکوک وشبہات اور اعتراضات والزامات کا ازالہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی مسئلہ فلسطین وغیرہ جیسے بعض جدید مسائل کی طرف بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ کتاب بھی دراصل ہمارے ریڈیو پروگراموں کا نقشِ ثانی ہے جسے ہمارے عزیز فاضل نوجوان مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (مدیر مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ) نے تراشا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مؤلف ومرتب اور تمام معاونین کو دُنیا وآخرت کی بھلائیوں سے نوازے اور اس خدمت کو شرفِ قبول سے نوازے۔ آمین۔

ابو عدنان محمد منیر قمر نوابالدین
ترجمان سپریم کورٹ الخبر
وداعیہ متعاون۔ مراکز دعوت و ارشاد
الدمام، الخبر، ائیر بیس الظهران
سعودی عرب

یکم محرم 1420ھ
6اپریل 2000ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مرتب

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ!﴾

''اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی، اخلاقی تعلیمات، اسلامی اقدامات'' کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کو میں نے نہ صرف لفظ بلفظ پڑھا ہے بلکہ اِسے کتابی شکل میں ترتیب دینے کے لئے لکھا بھی ہے کیونکہ یہ کتاب فاضل جلیل حضرت مولانا محمد منیر قمر صاحب سیالکوٹی حفظہ اللہ (ترجمان سپریم کورٹ الخبر و داعیہ متعاون بمرکز الدعوۃ والارشاد بالدمام، سعودی عرب) کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے جو متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران اُنہوں نے امارات القیوین کے ریڈیو اسٹیشن کی اُردو سروس سے اپنے روزانہ نشر ہونے والے پروگرام ''دین و دُنیا'' کے تحت پیش کیں تھیں۔ یہ اُن کی اُنہی تقاریر کے تحریری اسکرپٹ ہیں جنہیں میں نے شروع کے خطبات وابتدائیہ اور آخر کے اختتامی کلمات کو حذف کر کے ایک مستقل شکل دے دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا قمر صاحب حفظہ اللہ اپنے ریڈیائی پروگرام انتہائی محنت و جانفشانی اور پوری لگن ودلجمعی سے ترتیب دیتے ہیں اور پھر موضوع کو کئی کئی ماہ تک مسلسل بیان کرکے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ جب تک اس موضوع کے تمام پہلو کا احاطہ کرکے وضاحت نہ کردیں دوسرا موضوع شروع نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیجی ممالک میں ان کی تقاریر علمی اور عوامی حلقوں میں انتہائی مقبول ہیں اوران کی تقاریر کے آڈیو کیسٹ امارات کے تقریباً ہر ریکارڈنگ سنٹر سے بآسانی مل جاتے ہیں اور لاکھوں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ میں نے خود اپنے متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران چالیس ہزار سے زائد کیسٹیں تقسیم کیں ہیں۔

ہم نے جہادِ اسلامی کے موضوع پر نشر شدہ تمام پروگرامز کو مختلف عنوانات میں تقسیم کرکے ترتیب دے دیا ہے اُنہی میں سے ایک یہ کتاب ''اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی، اخلاقی تعلیمات، اسلامی اقدامات'' بھی ہے۔

میں محترم مولانا قمر صاحب حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اپنی تقاریر کے مسودات مجھے عنایت فرما کر اُنہیں کتابی شکل میں مرتب کرنے کا موقع مہیا فرمایا: **جزاہ اللہ خیراً**۔

اِسی طرح ہی فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ ارشاد الحق صاحب (**فاضل مدینہ یونیورسٹی وداعیہ بمرکز الدعوۃ والارشاد مقیم الذید شارجہ متحدہ عرب امارات**) کا بھی شکر گزار ہوں کہ ترتیب وتخریج میں اُن کا تعاون بھی شامل حال رہا **وفقنا اللہ وایاہ للخیر**۔

اس کتاب میں اصل محنت ونظر سوزی تو مولانا قمر صاحب نے کی ہی اور میں نے انہی سے مسودات لے کر اپنی حد تک بھرپور کوشش کی ہے کہ پروگراموں یا تقاریر میں ربط برقرار رہے۔ مسودہ کی ازسرِ نو ترتیب وتبیض کے دوران بھی محترم قمر صاحب کا علمی تعاون اوراُن کے مفید مشورے بلکہ ہدایات ملتی رہیں لیکن پھر بھی اگر کہیں تکرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا ربط و ترتیب میں کوئی نقص و کمزوری نظر آئے تو وہ میری طرف سے ہے۔

کتاب کی ترتیب کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ اپنے موضوع کی یہ بڑی جامع مانع کتاب اور قارئین کے لئے انشاءاللہ بڑی مفید ثابت ہوگی

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مولانا قمر صاحب کے اس عمل کو ان کے میزان حسنات میں قبول فرمائے اور میرے لئے بھی اِسے باعثِ اجر و ثواب بنائے اور اس کی طباعت و اشاعت میں شرکت کرنے والے تمام احباب کو بھی دُنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)۔

غلام مصطفی فاروق

ریحان چیمہ، ضلع سیالکوٹ

29 ذیقعد 1420 ہجری

7 مارچ 2000ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَسیران جہاد

قیدیوں سے حسن سلوک

اسلام قیدیوں سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، انہیں زدوکوب اور قتل کرنے سے روکتا ہے۔ اسلامی قانون میں ان کے لیے صرف اتنی ہی رعایت نہیں کہ وہ قتل نہ کئے جائیں بلکہ ان کے ساتھ نرمی کرنے کا بھی حکم ہے جو کہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں آیا ہے۔

قیدیوں کو کھانا کھلانا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسیروں، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی تعریف کی ہے۔ ایسا کرنا نیکوکاروں کا فعل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سورہ دھر میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا. اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا. ﴾ (۱)

۱ – سورہ دھر: ۸–۹–۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہ خاص اللہ کی خوشنودی کے لئے مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں کہ ہم تو محض اللہ کے لیے تمہیں کھلاتے ہیں کسی جزا یا شکر کے خواستگار نہیں ہیں ہم تو صرف اس تنگی کے دن سے ڈرتے ہیں جس میں شدت تکلیف سے چہرے بگڑ جائیں گے۔"

نبی اکرم ﷺ کا قیدیوں سے حسن سلوک

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ذاتی عمل سے اس حسن سلوک کو ثابت کر دیا۔ چنانچہ وہ دشمن جنہوں نے تیرہ سال تک آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو ہر ممکن طریقہ سے تکلیفیں دیں اور ستایا تھا، بالآخر ہجرت و جلا وطنی پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ لوگ جب میدان بدر سے پکڑ کر لائے گئے تو بھی آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو تاکید فرمائی کہ ان کے ساتھ فیاضی کا سلوک کریں۔ اور کچھ مدت قید رکھنے کے بعد آپ ﷺ نے صرف دو کے علاوہ سب کو فدیہ لے کر رہا کر دیا جس کی تفصیل کتب تفسیر و حدیث میں مذکور ہے۔ (۲)

اِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً:

اسیروں کے متعلق اسلام کا اصلی قانون سورہ محمد میں مذکور ہے۔

﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً﴾ (۳)

"اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیہ کا معاملہ کر لو۔"

یعنی اختتام جنگ پر انہیں یا تو فدیہ لئے بغیر ہی چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے کر انہیں رہا کر دیا جائے یا قید رکھ کر ان کے ساتھ نیک برتاؤ کیا جائے کیونکہ من و احسان سے

۲- تفسیر ابن کثیر ۲/۳۳۹، ۳۴۰. ۵/۱۲۵، ۱۲۶ . تفسیر سورہ الانفال، : ۶۷، ۶۸.

۳- سورۃ محمد : ۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں فدیہ لئے بغیر رہائی مراد ہے۔ وہیں اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قید رکھ کر ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ عسرت و تنگی کے اوقات میں بعض دفعہ فدیہ بھی لے لیا کرتے تاہم اکثر آپ ﷺ نے ایسے اسیران جہاد کو بلا فدیہ ہی رہا کر دیا تھا۔ جیسا کہ غزوہ حنین کے چھ ہزار قیدیوں کو آپ ﷺ نے بلا فدیہ بطریق احسان ہی چھوڑ دیا تھا۔

دور نبوت کے اسیروں کی تفصیل

معرکہ ہائے حق و باطل کے دوران کفار کے کل چھ ہزار پانچ سو چونسٹھ (6564) آدمی قیدی بنائے گئے تھے جن میں چھ ہزار (6000) تو صرف اسیران حنین تھے۔ ان سمیت چھ ہزار تین سو سینتالیس (6347) قیدیوں کا آزاد کیا جانا تو ثابت ہے اسیران بدر میں سے بھی صرف دو قیدیوں نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو ان کے بعض سابقہ جرائم کی پاداش میں قتل کروایا گیا جبکہ باقی رہا کر دیئے گئے۔ دو سو پندرہ (215) قیدی غالباً مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ (۴)

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی اور مسند احمد میں جبال تنعیم سے پکڑے جانے والے اسی (80) آدمیوں کو نبی اکرم ﷺ کا بلا فدیہ رہا کرنا بھی ثابت ہے۔ (۵)

اور قیدی مشرف بہ اسلام کیسے ہوئے ہوں گے جبکہ نہ مار کا ڈر نہ بھوک کا خطرہ اور نہ ہی پہناووں کی کمی تھی؟ اور بزور شمشیر اسلام قبول کروانے کی تردید بھی ہم دوسری تالیف میں ذکر کر چکے ہیں تو اب صرف ایک ہی سبب رہ جاتا ہے اور وہ ہے مسلمانوں اور خصوصاً نبی اسلام ﷺ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر برضا و رغبت مشرف بہ اسلام

۴- مختصر ابن کثیر للرفاعی ۵۶/۴ رحمة للعالمین ۲۱۳/۲ علامہ منصور پوری۔

۵- بحوالہ ابوداؤد مع العون ۳۵۲/۷، ۳۵۳، نیل الاوطار ۳۰۱/۷/۴ صحیح مسلم مع النووی ۱۸۷/۱۲/۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونا اور یقیناً یہی سبب تھا جس کی صرف ایک دلیل ہی شاید کافی ہے۔

ثمامہ بن اثال اور اخلاق رسول ﷺ

صحیح بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث و تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک واقعہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نجد کی طرف روانہ فرمایا وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کر پکڑ کر لے آئے جو کہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ اسے لا کر مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو اسے پوچھا:

﴿مَاذَا عِنْدَکَ یَا ثَمَامَه؟﴾

''اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ یا تیرا کیا حال ہے؟''

تو اس نے جواب دیا:

﴿عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ﴾

''اے محمد ﷺ ! میرے پاس خیریت ہے یا میں بخیریت ہوں۔''

اور ساتھ ہی کہنے لگا

﴿اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تَنْعَمْ تَنْعَمْ عَلٰی شَاکِرٍ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ﴾

''اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو ایسے آدمی کو قتل کرو گے جس کے خون کا لامحالہ بدلہ لیا جائے گا اور اگر مجھ پر رہائی کا انعام کیا تو مجھے ایک شکر گزار شخص پاؤ گے اگر تمہیں مال کی ضرورت ہے تو بولو جو تم مانگو گے ملے گا۔''

نبی اکرم ﷺ اس کی یہ (تلخ و شریں) باتیں سن کر تشریف لے گئے۔ دوسرے دن جب آپ مسجد میں آئے تو پھر کل کی طرح ہی دونوں طرف سے باتیں ہوئیں پھر آپ ﷺ چلے گئے اور تیسرے دن تشریف لائے تو آپ ﷺ کا وہی خیریت دریافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور اس کا وہی جلی کٹی سنانا تھا کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا:

﴿ اُطْلُقُوْا ثَمَامَةَ ﴾

''ثمامہ کو کھول کر رہا کر دو۔''

رہائی ملنے پر وہ نکلا اور ایک قریبی کھجوروں کے باغ یا نخلستان میں گیا غسل کیا اور دوبارہ مسجد نبوی میں آ پہنچا اور کلمہ شہادت

﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ﴾

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ!

﴿ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِيْنِكَ اَحَبَّ الدِّيْنَ كُلِّهٖ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضُ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَیَّ ﴾

''اللہ کی قسم! اس روئے زمین پر آپ ﷺ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ میرے نزدیک مبغوض و ناپسندیدہ نہ تھا لیکن اب آپ ﷺ کا رخ انور میرے لئے روئے زمین کے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے اب یہی دین میرے لئے تمام ادیان عالم سے محبوب ترین دین بن گیا ہے اور اللہ کی قسم آپ ﷺ کے شہر سے بڑھ کر مبغوض میرے نزدیک دوسرا کوئی شہر نہ تھا لیکن اب دنیا کے تمام شہروں سے زیادہ محبوب آپ ﷺ کا شہر ہو گیا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسی حدیث میں آگے مذکور ہے کہ عمرہ کرنے کے لئے مکہ شریف گیا تو جاننے والوں میں سے کسی نے کہا ''تو باپ دادے کا دین چھوڑ کر ''صابی'' یعنی بے دین ہو گیا ہے؟'' تو اس نے جواب دیا ''نہیں! میں تو رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہو گیا ہوں۔'' ساتھ ہی کہہ دیا ''اللہ کی قسم (اے مکہ والو)! آج کے بعد میرے علاقہ یمامہ سے تمہیں گندم کا ایک دانہ بھی نہیں ملے گا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ مجھے اس کی اجازت نہ مرحمت فرما دیں۔''(٦)

نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ سے اس طرح قیدی مسلمان ہو جایا کرتے تھے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اسلام تلوار سے نہیں اخلاق سے پھیلا ہے۔

٦- صحیح بخاری مع الفتح ١/ ٥٥٥ طبع دار الافتاء ھذا برقم ٤٦٢ واطرافه ٤٦٩، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٣٧٢، صحیح مسلم مع النووی ٢/ ٨٧، ٨٨، ٨٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلامی کا مسئلہ

مخالفین اسلام کا اعتراض

اسلام اور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق رفیعہ کی اس صورت حال کے ذہن نشین کر لینے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے، مخالفین اسلام نے اسے بہت اچھالا بھی ہے، اسلام نے اسیران جہاد کو لونڈی غلام بنا کر رکھنے اور جہاد میں پکڑی گئی عورتوں کے ساتھ تمتع کو جائز رکھنے کی کیا اصلیت ہے؟ اگر یہ مسئلہ فی الواقع اسلام میں موجود ہے تو یہ کہاں تک اس سپرٹ کے مطابق ہے جو اسیران جہاد کے متعلق ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً﴾ "ترجمہ: اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے کہ) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کرلو" کے قانون میں پیش کی گئی ہے؟ جہاد اسلامی کے سلسلہ میں اعدائے اسلام نے جو اعتراضات کئے ہیں ان میں سے اب یہ صرف آخری اعتراض ہی باقی رہ گیا ہے۔

جواز غلامی کے مسئلہ پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہے اور معترضین، اسلام میں غلامی کے جواز کو جس رنگ میں پیش کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مسئلہ کی حقیقت اور اس کے مالہ وما علیہ پر پوری طرح غور نہیں کیا۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام میں اسیران جہاد کو غلام وکنیز بنانے کا قاعدہ (سَبْیٌ) موجود ہے اور یہ بھی درست ہے کہ انہیں غلام بنا کر رکھنے اور کنیزوں (لونڈیوں) سے تمتع کرنے کی بھی اجازت دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے لیکن اس کی علت و وجہ اور سبب و اصلیت کیا ہے؟ یہ بات سمجھنے کے لئے پہلے چار امور کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔

جواز غلامی کی اصلیت وعلت جاننے کے لئے

چار ضروری امور

اولاً: اسیران جنگ کا تبادلہ

جہاد اسلامی کے زمانہ آغاز، بلکہ اٹھارویں صدی عیسوی کے شروع تک اسیران جنگ و جہاد کے تبادلہ کو کوئی خاص رواج یا دستور نہ تھا۔ بہت کم ہی ایسا ہوتا کہ دو متحارب قومیں یا ملک ایک دوسرے کے قیدیوں کو رہا یا تبادلہ کرتے۔ لہٰذا جب مسلمانوں کے آدمی دوسری قوموں کے پاس قیدی ہوتے، تو غلام بنا کر رکھ لیے جاتے تھے۔ ایسے میں مسلمانوں کے لئے بھی اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ دشمن قوموں کے جو لوگ گرفتار ہو کر آئیں، انہیں غلام بنا کر رکھ لیں تاہم جہاں کہیں تبادلہ کا موقع آیا، مسلمانوں نے اس کو خوشی کے ساتھ منظور کیا ہے۔

مسلمان اور تبادلہ اسیران:

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "کہ اگر مسلمانوں کے پاس مشرکین کے قیدی ہوں اور مشرکوں کے پاس مسلمانوں کے، اور اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑانے پر اتفاق ہو جائے تو اس کا بندوبست کر لیا جائے گا۔"(۷)

۷- فتح الباری. ۶/۱۶۷ طبع دارالافتاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اہل سنت کے تمام معروف فقہی مذاہب کے آئمہ بشمول ائمہ اربعہ اور جمہور اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ ''اگر دشمن مسلمان اسیروں سے اپنے قیدیوں کا تبادلہ کرنے پر راضی ہو تو تبادلہ کر لینا چاہیے۔''(۸)

نبی اسلام ﷺ اور تبادلہ اسیران

اور خود نبی اکرم ﷺ سے قیدیوں کے تبادلے کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم اور ابوداؤد میں ہے ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا جس نے بنی فزارہ پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں کچھ مرد و زن اور بچے اسیر بنائے گئے۔ ان میں سے جن قیدیوں کو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسیر بنایا ان میں ایک عورت بھی تھی، جس کے ساتھ عربوں کی ایک حسین و جمیل لڑکی بھی تھی، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں ان قیدیوں کو لے کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی تنفیلاً مجھے عطا کر دی۔''

ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آئے جبکہ میں نے اس لڑکی کو چھوا تک نہ تھا۔ بازار میں مجھے نبی اکرم ﷺ ملے اور فرمایا: اے سلمہ!

﴿هَبْ لِي الْمَرْأَةَ﴾

''وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔''

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ

﴿ وَاللهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا﴾

''اللہ کی قسم! مجھے وہ لڑکی پسند ہے لیکن تا حال میں نے اسے چھوا تک نہیں۔''

۸- نیل الاوطار ۳۰۶/۷/۴، فتح القدیر، ھدایہ لابن ھمام ۳۰۶/۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پھر اگلے دن میری ملاقات جب آپ ﷺ سے ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنی وہی بات دہرائی تو میں نے عرض کیا:

﴿ هِيَ لَكَ يَا رَسُوْلَ ﷺ فَوَاللهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اَسْرُوْا بِمَكَّةَ﴾ (۹)

''وہ آپ ﷺ کی خدمت میں میری طرف سے ہبہ ہے جبکہ تا حال میں نے اسے نہیں چھوا، نبی اکرم ﷺ نے وہ لڑکی مکہ مکرمہ روانہ فرمادی اور اس کے بدلہ میں ان مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں اسیر بنالئے گئے تھے۔''

صحیح مسلم، ترمذی، مسند احمد میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

﴿ اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ﴾

''نبی اکرم ﷺ نے مشرکین بنی عقیل کے ایک آدمی کو مسلمانوں کے دو آدمیوں کے بدلہ یا فدیہ میں رہا کیا''۔(۱۰)

یہ الفاظ ترمذی و مسند احمد کے ہیں جبکہ صحیح مسلم میں مذکور قدرے طویل حدیث میں دیگر تفصیلات کے علاوہ یہ بات بھی مذکور ہے۔ (۱۱)

۹۔ مسلم مع النووی ۶/۱۲/۶۷، ۶۸، ابوداؤد مع العون ۷/۳۶۵-۳۶۶ طبع مدنی

۱۰۔ نیل الاوطار ۴/۷/۳۰۵، ۳۰۷

۱۱۔ انظر نیل الاوطار ۴/۷/۳۰۷. مشکوۃ ۲/۱۱۶۱، ۱۱۶۲، مسلم مع نووی ۶/۱۱/۹۹. ۱۰۰، شرح السنہ ۱۱/۸۳/۸۴. صحیح ترمذی حدیث ۱۲۷۲) ۲/۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً

بعض اوقات جہاد وقتال اور لڑائیوں میں نہ صرف ایک شہر کے مردوں کا اکثر حصہ کام آجاتا ہے بلکہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک بستی کے ہتھیار اٹھانے کے قابل تمام لوگ قتل ہو جاتے تھے۔ ایسی حالت میں لاوارث عورتوں اور بچوں کی پرورش کا انتظام اس کے سوا اور کسی صورت سے نہ ہوسکتا تھا کہ خود فاتح قوم اس کی ذمہ داری اپنے سر لے اور جب یہ کام فاتحین ہی کو کرنا تھا تو عورتوں کی حفاظت اور سوسائٹی میں ان کی وقعت قائم رکھنے کے لیے اس سے بہتر صورت اور کیا ہوسکتی تھی کہ مسلمان مردوں کو ان سے ازدواجی تعلق قائم کرنے کی اجازت دے دی جاتی۔ اس طرح وہ اسلامی معاشرہ کی رکن بن گئیں اور ان مفاسد کا دروازہ بند ہوگیا جو ہزاروں عورتوں کے بے شوہر رہ جانے سے لازمی طور پر پیدا ہوتے۔

کنیزوں سے تمتع کی اجازت کے سلسلہ میں یہاں اس مختصر اشارہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور بعد میں اس کی تفصیل بھی ذکر کریں گے۔ انشاءاللہ

ثالثاً : حکم نہیں صرف اجازت

اسلام نے اسیران جہاد کو غلام بنانے کی صرف اجازت دی ہے۔ اس کا حکم نہیں دیا کہ یہ فرض و واجب یا مستحب ہو بلکہ اس کے جواز سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا مسلمانوں کا اختیاری فعل ہے۔

خلفاء راشدین کے فعل سے تو معلوم ہوتا ہے کہ فائدہ نہ اٹھانا ہی افضل ہے۔ چنانچہ مصر و شام، عراق و ایران اور آرمینیا و افریقہ کی فتوحات میں لاکھوں لوگ گرفتار کئے گئے مگر ایک قلیل تعداد کے سوا کسی کو غلام نہیں بنایا گیا تھا۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ امیر فوج نے لوگوں کو غلام بنالیا مگر خلیفہ نے ان کی رہائی کا حکم دے دیا۔ مثلاً فتوح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البلدان بلاذری میں ہے کہ ''مصر کے بعض دیہات شدید مقابلہ کے بعد فتح ہوئے اور مسلمانوں نے انہیں غلام بنا کر مدینہ طیبہ بھیج دیا تو خلیفہ وقت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں رہا کر کے ان کے وطن واپس بھیج دیا اور حکم دیا کہ انہیں عام قبطیوں کی طرح ذمی بنالیا جائے۔ بلاذری کے الفاظ ہیں۔

﴿ فَوَقَعَ سَبَأُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ فَرَدَّهُمْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ صَدَّهُمْ وَجَمَاعَةَ الْقِبْطِ اَهْلِ الذِّمَّةِ ﴾(۱۲)

''وہ مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر و قیدی ہوئے حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی عام قبطیوں کی طرح ذمی بنالیا۔''

گویا اسیران جہاد کو غلام بنانا نہ ضروری تھا نہ افضل و احسن بلکہ قیدیوں کے تبادلے کا دستور نہ ہونے کے باعث غلام بنانے کو ایک ''ناگزیر برائی'' کے طور پر قبول کیا گیا تھا۔

رابعاً

اور چوتھی بات یہ ہے کہ اسلام نے صرف ان لوگوں کو مجبورا غلام بنانے کی اجازت دی ہے جو کہ جہاد کے نتیجہ میں پکڑ کر لائیں۔ باقی رہا آزاد لوگوں کو پکڑ کر بیچنا جو کہ قدیم زمانہ اور عہد جاہلیت میں عموماً رواج تھا، اسے اسلام نے سختی کے ساتھ ممنوع قرار دیا ہے۔

آزاد آدمی کو بیچنا

صحیح بخاری اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک

---

۱۲ - فتوح البلدان ۲۲۳ طبع مصر بحوالہ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث قدسی ہے۔

﴿ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ رَجُلٌ اُعْطِيَ بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا وَ اَكَلَ ثَمَنَهُ وَ رَجُلٌ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفىٰ مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ اَجْرَهُ ﴾ (۱۳)

قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں کے خلاف میں خود مدعی بنوں گا اور جس کے خلاف میں خود مدعی ہوا اس پر میں ہی غالب آ ؤں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا ذمہ دے کر عہد کیا اور پھر بدعہدی کی اور جو شخص کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے اور وہ شخص جو کسی کو اجرت پر لگائے اور اس سے کام تو پورا لے مگر اس کی مزدوری نہ دے۔''

ان چاروں امور کو ذہن نشین کر لینے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے غلامی کے طریقہ کو بعض مجبوریوں اور مصلحتوں کی بنا پر جائز تو رکھا تھا مگر بالتدریج مسئلہ غلامی کی اصلاح بھی کی۔ (۱۴)

اور اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے اور تدریجی اصلاح کا انداز اس مسئلہ میں بھی بعینہ وہی اختیار کیا جو کہ غنیمت کے سلسلہ میں کیا گیا۔

مسئلہ غلامی کی اصلاح بالتدریج:

اسلام نے محض اجازت دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس مسئلہ قدیمہ کو سلجھانے کے لئے دور رس تدریجی اصلاحات بھی نافذ کیں تاہم بہت ممکن تھا اگر اس طریقے کو

---

۱۳ – صحیح بخاری کتاب البیوع ۴/۴۸۷ حدیث (۲۲۲۷) ابن ماجہ حدیث (۲۴۴۲)

۱۴ – الجہاد فی الاسلام ۲۵۳، ۲۵۶۔ والامر الثالث مذکور فی عامۃ کتب التفسیر کما هو مذکور فی معارف للمفتی محمد شفیع ۸/۲۷ طبع جدید ۱۹۸۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلقاً جائز قرار دے کر چھوڑ دیا جاتا تو مسلمانوں میں بھی غلامی کا وہی طریقہ رائج ہو جاتا جو کہ دور جاہلیت کے عرب اور روم و ایران وغیرہ ممالک میں رائج تھا اور شائد ہندوستان کے شودروں کی طرح غلاموں کی ایک نیچ ذات الگ بن جاتی۔

اسلام کا ایک قاعدہ

اسلام کا قاعدہ یہ ہے کہ جن امور میں وہ بلا واسطہ اصلاح کو مشکل پاتا ہے ان کو قائم تو ضرور رکھتا ہے مگر علی حالہٖ قائم نہیں رہنے دیتا بلکہ بالواسطہ اصلاح کے ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جن سے اس کی تمام مضرتیں اور خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسئلہ غنیمت میں تفصیل آپ کے سامنے آ چکی ہے۔ غلامی کے مسئلے میں بھی اسلام نے یہی کیا۔ غلامی کو مٹانا چند در چند وجوہ کی بنا پر مشکل تھا۔ لہٰذا اس نے صورت کو تو باقی رکھا مگر بالواسطہ طریقوں سے مادہ کو اس طرح بدل دیا کہ وہ ایک شدید اجتماعی مضرت کی بجائے ایک شاندار انسان منفعت بن گئی۔ اس غرض کے لیے اسلام نے جو متعدد طریقے اختیار کئے ہیں ان میں سے چند اہم طریقے ہم ذکر کئے دیتے ہیں۔

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ غلامی کی تدریجی اصلاح کے لئے اسلام کے اختیار کردہ طریقے

غلاموں کو آزاد کرنے اور حصول آزادی میں اس کی مدد کرنے کی ترغیب

ان میں سب سے پہلا طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ غلاموں کو آزاد کرنے اور آزادی کے حصول میں انہیں مدد دینے کو بہت بڑا ثواب قرار دیا گیا ہر ممکن طریقہ سے اس کی ترغیب دلائی گئی۔

فَكُّ رَقَبَةٍ:

قرآن کریم کے تیسویں پارے کی سورہ بلد میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَمَا أَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴾

''اور تو کیا جانتا ہے کہ وہ نیکی کا دشوار گزار راستہ کیا ہے۔''

اور آگے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ. يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ. ﴾

''وہ گردن (یعنی غلام) کو آزاد کرنا یا بھوک کے دن کسی قریبی یتیم یا خاکسار مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔'' (۱۵)

ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزادی

نبی اکرم ﷺ بھی ہمیشہ مختلف طریقوں سے اس کی فضیلت بیان فرمایا کرتے تھے۔ جس سے مسلمانوں میں ''فک رقاب'' اور ''اعتاق عبید'' یعنی غلاموں کو آزاد کرنے کا خاص شوق پیدا ہو گیا تھا۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ہے۔

﴿ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ ﴾ (۱۶)

''جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے ہر عضو کو اس غلام کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے اللہ تعالیٰ آزاد کردے گا حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو۔''

یہ حدیث سن کر حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنا وہ غلام آزاد کر دیا جس کی قیمت انہیں ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم یا ایک ہزار درہم دینے کا کہا تھا۔ (۱۷)

---

۱۵ – سورہ بلد. ۱۲ تا ۱۶.

۱۶ – رياض الصالحين بتحقيق الارناؤوط. ۵۱۷ بخاری ۱۱/۲۰۷ حديث (۶۷۱۵) مسلم مع نووی ۵/۱۱/۱۵۱.

۱۷ – صحيح مسلم مع النووی ۵/۱۰ ۱۵۲ بيروت.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قیمتی غلام کا زیادہ ثواب

غلاموں کو آزاد کرنے مزید شوق دلانے کے لئے نبی اکرم ﷺ نے یہ قاعدہ مقرر فرما دیا کہ جتنا زیادہ قیمتی اور پسندیدہ غلام آزاد کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا

''افضل عمل کونسا ہے؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ﴾

''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔''

وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا:

﴿ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ ؟ ﴾

''کس غلام کو آزاد کرنا افضل ہے؟''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَ اَکْثَرُهَا ثَمَنًا. ﴾ (۱۸)

''جو مالک کو پسندیدہ ہو اور جس کی قیمت زیادہ ہو۔''

دوہرے ثواب کے مستحق لوگ

اسی طرح کنیز کو عمدہ تربیت دے کر آزاد کرنے اور پھر اس آزاد سے نکاح کر لینے کو بڑی بھاری نیکی قرار دیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں

۱۸- جامع الاصول ۹/۵۵۔ بخاری ۵/۱۲۶ حدیث (۱۵۱۸) مسلم مع نووی ۱/۲/۷۳ ریاض الصالحین ۵۱۸۔ الموطا ۲/۷۷۹۔ ۷۸۰ حدیث (۱۵) عن عائشہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ارشاد نبوی ہے۔

﴿مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمُوْهَا وَاَحْسَنَ اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ اَجْرَان.﴾ (۱۹)

"جس نے اپنی کنیز کو اچھی کفالت وتربیت دی اور احسان سے کام لیا، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا اسے دوہرا ثواب ہوگا۔"

مذکورہ کتب حدیث میں ہی ایک ارشاد نبوی ﷺ کے الفاظ ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کو دہرا ثواب ہوگا۔

1- ایک وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہوگا جو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا تھا اور محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔

2- دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔

﴿وَ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا وَ اَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَان﴾ (۲۰)

"وہ آدمی جس کے پاس کنیز ہو جسے وہ اچھی تربیت اور عمدہ تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لے اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔"

۱۹- جامع الاصول من احادیث الرسول لا بن اثیر ۹/ ۴۱. طبع اول بتحقیق محمد حامد الفقی ،بخاری ۵/ ۲۰۵(۲۵۴۴، ۲۵۴۷)ابن ماجه (۱۹۵۶) مسلم مع نووی ۱/ ۲/ ۱۸۷

۲۰- ریاض الصالحین ۵۱۹، ۵۲۰، بخاری مع الفتح ۱/ ۲۲۹(۹۷)مسلم مع نووی (۱/ ۲/ ۱۸۷، صحیح ترمذی ۱/ ۳۲۵ حدیث (۸۹۱) صحیح نسائی ۲/ ۷۰۳ حدیث (۳۱۳۶) ابن ماجه (۱۹۵۶) جامع الاصول ۹/ ۴۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترغیب کا اثر

قرآن کریم اور نبی اکرم ﷺ کی اس ترغیب کا اثر یہ ہوا کہ برصغیر کے عظیم محدث و علامہ، حضرت والا جاہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح العلام شرح بلوغ المرام میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے 69، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے 70، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے 100، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے 20، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے 1000، حضرت ذوالکلاح حمیری رضی اللہ عنہ (صرف ایک دن میں) 8000 اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے 3000 (تیس ہزار) غلام آزاد کیے۔ [۲۱]

اس تعداد سے معلوم ہوا کہ صرف سات صحابہ نے انتالیس ہزار دو سو انسٹھ (39259) غلام آزاد کئے تھے۔ ظاہر ہے کہ دوسرے ہزاروں صحابہ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد اس پر مستزاد ہے۔

2- مختلف گناہوں کے کفارے

اسلام نے غلاموں کو آزادی دلانے کے جو مختلف طریقے اختیار فرمائے ہیں ان میں سے دوسرا یہ ہے کہ مختلف فقہی احکام میں مختلف گناہوں کے لئے جو کفارے مقرر کئے گئے ہیں ان میں غلام آزاد کرنے کو بہترین کفارہ قرار دیا گیا ہے اور عموماً سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا گیا ہے گویا غلاموں کو آزاد کرنے کے بہانے ڈھونڈ نے گئے ہیں۔

قتل خطا کا کفارہ

قتل خطا کا کفارہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے سورہ نساء میں فرمایا ہے۔

---

۲۱ – فتح العلام ۔ ۲/۲۳۲ کتاب العتق معارف القرآن مفتی محمد شفیع ۔ ۲٦/۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ (۲۲)

کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ دوسرے مومن کو قتل کرے الّا یہ کہ اس سے چوک ہو جائے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے اِلّا یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے''

اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم سے تھا جس سے تمہارا معاہدہ تھا تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا لیکن جو غلام نہ پائے وہ بے در پے دو مہینے کے روزے رکھے یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور اللہ علیم و دانا ہے۔

یہ دارالاسلام کے کسی باشندے اور دارالحرب کے رہنے والے مسلمان اور دارالکفر کہ جس سے اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو وہاں کے کسی مسلمان کے قتل خطاء کا کفارہ ہے۔

۲۲- سورہ نساء . ۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خون بہا کی مقدار

نبی اکرم ﷺ نے خون بہا کی مقدار سو اونٹ یا دو سو گائیں یا دو ہزار بکریاں مقرر فرمائی تھی۔ [۲۳] اور نقدی کے لیے آٹھ سے دینار یا آٹھ سو درہم تھے۔ عہد فاروقی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کی مہنگائی کے پیش نظر سونے کے ایک ہزار دینار یا چاندی کے بارہ ہزار درہم خون بہا کر دیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات کے مطابق اس میں گنجائش ہے کہ بڑھایا جائے البتہ معاہد قوم کے مسلمانوں کا خون بہا وہی ہوگا جو ان کے ساتھ طے شدہ ہو۔

ظہار کا کفارہ

ظہار (یعنی اپنے بیوی کو اپنی ماں سے تشبیہ دینے) کا کفارہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ مجادلہ میں فرمایا ہے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ط ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾ [۲۴]

"جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔"

۲۳- مشکوۃ ۲/۱۰۳۹ حدیث نمبر ۳۴۹۸، صحیح ابی داؤد حدیث (۳۸۰۶) ۳/۸۶۱.

۲۴- سورہ مجادلہ ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غلام نہ ملنے کی شکل میں کیا کفارہ ہوگا؟ اس کی تفصیل اگلی آیت میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے دو ماہ کے لیے پے در پے روزے رکھے اور جو یہ بھی نہ کرسکتا ہو، وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

آپ نے دیکھا کہ ان دونوں جگہوں پر دیگر کفاروں سے پہلے غلام کو آزاد کرنے کا ذکر ہی آیا ہے اور یہاں " و اللہ بما تعملون خبیر "فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو طرف بھی اشارہ فرمادیا ہے کہ اگر کوئی شخص چپکے سے اپنے گھر میں ہی بیوی کے ساتھ ظہار کر بیٹھا۔ پھر کفارہ ادا کئے بغیر ہی میاں بیوی کے درمیان حسب سابق ازدواجی تعلقات چلتے رہیں تو چاہے دنیا میں کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہو اللہ کو تو بہر حال اس کی خبر ہوگی۔ لہٰذا اللہ کے مواخذہ سے بچ نکلنا ان کے لیے کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

قسم توڑنے کا کفارہ

کسی معاملہ میں جلد بازی و نادانی یا غصہ وغضب کی حالت میں قسم کھا لینے اور اسے توڑنے کا کفارہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں فرمایا۔

﴿ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ط فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. ﴾(۲۵)

اللہ تعالیٰ تمہیں لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ ان قسموں پر پکڑے

۲۵ – سورہ مائدہ ۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا جو قصداً تم نے کھائی ہوں تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط
درجے کا کھانا کھلا دو جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا
پہنا دو یا ایک غلام آزاد کرو پھر جس کو اس کا مقدور نہ ہو تو وہ تین دن کے
روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم (قصداً) قسم کھاؤ
(پھر اس کو توڑ دو) اور اپنی قسموں کو تھامے رہو اللہ اسی طرح اپنے احکام تم
سے بیان کرتا ہے تاکہ تم (احکام شریعت بتلانے پر) اس کا شکر کرو۔"

لغو قسمیں:

اس آیت میں لغو قسموں سے مراد وہ قسمیں ہیں جو عادت کے طور پر بے ساختہ یونہی زبان سے نکل جاتی ہوں۔ کسی حلال چیز کو حرام کر لینے یا کسی منفعت کے لالچ اور دفع مضرت کی حرص میں نہ کھائی گئی ہوں بلکہ کفارہ ان قسموں پر ہے جو دل کے ارادے سے جان بوجھ کر کھائی گئی ہوں اور پھر ان کی خلاف ورزی کی جائے۔ یہی مضمون سورہ بقرہ کی آیت 225 میں بھی آیا ہے مگر وہاں کفارہ اور اس کی مقدار بیان نہیں ہوئی۔

یہ تو وہ تین کفارے تھے جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ غلام آزاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ اس طرح بعض کفاروں کا ذکر حدیث میں بھی ہے اور ان میں غلام آزاد کرنے کا حکم آیا ہے۔

بحالت روزہ جماع کرنے کا کفارہ

جو شخص ماہ رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کر کے روزہ باطل کر لے اسے اس دن کے عوض ایک روزہ رکھنے کے علاوہ اس کا کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا جو کہ غلام آزاد کرنا، ساٹھ روزے پے در پے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک صحابی رسول کا واقعہ

صحیح بخاری و مسلم سنن اربعہ اور دیگر کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے عرض کیا۔

﴿هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ﴾

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا۔''

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

﴿وَمَا اَهْلَكَكَ؟﴾

''تجھے کس چیز نے ہلاک کر دیا؟''

تو اس نے جواب دیا:

﴿وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَأَتِىْ فِىْ رَمَضَانَ﴾

''میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے (دن کے وقت) جماع (کر کے روزہ باطل) کر لیا ہے۔'' ۲

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هَلْ تَجِدُ مَا تَعْتَقُ رَقَبَةً؟﴾

''کیا تو غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟''

اس نے کہا ''نہیں!''

تب آپ ﷺ نے پوچھا:

﴿فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟﴾

''کیا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھ سکتے ہو؟''

تو اس نے کہا: نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے پوچھا:

﴿فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟﴾

''کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہو؟''

اس نے کہا: ''نہیں!''

اس کے بعد وہ بیٹھا تھا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿تَصَدَّقْ بِهٰذَا﴾

''یہ لے جا کر صدقہ کر دو۔''

تو اس نے جواب دیا:

﴿فَهَلْ عَلَيَّ اَفْقَرَ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنَّا﴾

''کیا میں یہ اپنے سے زیادہ حاجت مند فقیروں پر صدقہ کروں؟ جبکہ اس شہر مدینہ میں ہم سے بڑھ کر ان کھجوروں کا محتاج دوسرا کوئی نہیں ہے۔''

اس کی یہ ساری بات سن کر نبی اکرم ﷺ ہنس دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آ گئیں۔ اور فرمایا:

﴿اِذْهَبْ فَاطْعِمْهُ اَهْلَكَ﴾

''یہ لے جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو ہی کھلا دینا۔''

اور ابوداؤد وابن ماجہ میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿صُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ﴾

''اس دن کے بدلے ایک دن کا روزہ بھی رکھ لینا۔''

اور سنن دار قطنی میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ هَلَكْتُ وَ اَهْلَكْتُ ﴾ (۲۶)

''میں خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی اہلیہ کو بھی ہلاک کر دیا۔''

محدثین کرام نے ان الفاظ سے استبدال کیا ہے کہ وہ عورت اس معاملہ میں مجبور کی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ کفارہ صرف مرد کے ذمے آیا اور قضا مرد و زن پر۔ امام اوزاعیؒ اور ایک قول میں امام شافعیؒ کے نزدیک کفارہ مطلقاً صرف مرد پر ہی ہوگا۔

جبکہ جمہور اہل علم نے عورت کی نسبت رضا و جبر اور آزاد و کنیز کی حالتوں میں اختلاف کے ساتھ عورت پر بھی کفارہ واجب قرار دیا ہے۔ نیز اس میں بھی اختلاف ہے کہ عورت اپنی طرف سے خود کفارہ دے گی۔ یا اس کی طرف سے بھی مرد ہی ادا کرے گا۔ (للتفصیل منتقی الاخبار۔ ومعہ نیل الاوطار۔) (۲۷)

غلام کو ناحق تھپڑ مارنے کا کفارہ

جو شخص اپنے کسی غلام کو ناحق تھپڑ مار دے اس کا کفارہ بھی یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اس غلام کو آزاد کر دے۔ جیسا کہ صحیح مسلم اور اور ابوداؤد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ اَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُعْتِقَهُ ﴾ (۲۸)

''جس نے اپنے مملوک (غلامؒ) کو منہ پر تھپڑ مارا یا (کسی بھی طرح) مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس غلام کو آزاد کر دے۔''

۲۶- منتقی الاخبار مع النیل ۲/۴/۲۱۴ طبع بیروت، بخاری (۱۹۳۶، ۱۹۳۷) مسلم مع نووی ۴/۷/۲۲۵۔ ۲۲۶ صحیح ابی داؤد حدیث (۲۰۹۳۔ تا ۲۰۹۶) صحیح ترمذی (۵۷۹) ابن ماجہ (۱۶۷۱) المؤطا ۱/۲۹۶۔ ۲۹۷ حدیث (۲۸)

۲۷- منتقی الاخبار مع النیل ۲/۴/۷، ۲

۲۸- جامع الاصول ۹/۳۷، مسلم مع نووی ۶/۱۱/۱۲۷، صحیح ابی داؤد حدیث (۴۳۰۵) وصحیح الجامع (۶۵۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، ابوداؤد اور ترمذی و موطا امام مالک میں حضرت ابوسعید خدری، ابن عمر، سوید بن مقرن، ہلال بن سیاف، اور ابومسعود بدری رضی اللہ عنہم اور عمرو بن شعیب" سے متعدد احادیث و واقعات منقول ہیں۔ جن میں نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہر غلام یا کنیز کو آزاد کر دینے کا حکم فرمایا جسے ان کے آقاؤں نے مارا یا جلایا۔ اختصار کے پیش نظر ہم ان واقعات کی تفصیل میں جانے سے صرف نظر کر رہے ہیں۔ (انظر ھافی جامع الاصول)[۲۹]

3-بعض مناسبات میں غلام و کنیز آزاد کرنا

سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا

اور ان کفاروں کے علاوہ بعض دیگر مواقع پر بھی اسلام نے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ مثلاً اگر کبھی سورج کو گہن لگے تو بھی غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری ابوداؤد و مسند احمد، مستدرک حاکم و بیہقی میں حضرت اسماء بنت بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

﴿لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ﴾[۳۰]

"نبی اکرم ﷺ نے سورج گہن کے موقع پر غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔"

یہاں امر بمعنی استحباب ہے نہ کہ وجوب، جس پر تمام محدثین و فقہاء کا اجماع ہے۔

۲۹- جامع الاصول ۹/ ۳۶ تا ۳۹۔ د

۳۰- مشکوۃ والمرعاۃ ۳/ ۳۸۴ باب صلوہ الکسوف بخاری مع الفتح ۲/ ۶۳۲ حدیث (۱۰۵۴) صحیح ابی داؤد حدیث (۱۱۰۴/ ۲۲۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم، ابوداؤد و نسائی موطا امام مالک و مسند احمد اور بیہقی میں مذکور ایک دوسری حدیث میں کسوف شمس و قمر کے موقع پر آپ ﷺ کا ارشاد ہے

﴿ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِکَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَ كَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ تَصَدَّقُوْا...... الخ ﴾ (۳۱)

''کہ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعائیں کرو، تکبیریں کہو، نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو''

صدقہ و خیرات چونکہ رد بلا ہوتا ہے اور غضب الٰہی کو دور کرتا ہے۔ لہٰذا اس موقع پر معمولی صدقات کے ساتھ ساتھ غلاموں کو آزاد کرنے کی بھی ترغیب دلائی گئی ہے۔

4- اُم ولد کی آزادی

غلاموں کی آزادی کے دائرہ کو اس قدر وسیع کر دیا گیا ہے کہ وہ کنیز جس سے آقا کا کوئی بچہ ہو جائے اسے ''ام ولد'' کہا جاتا ہے نہ کہ کنیز یا لونڈی۔ آقا کی وفات کے بعد وہ ام ولد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد میں مذکور ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے۔ (۳۲)

نبی اکرم ﷺ کے مقرر کردہ اس اصول کی بنا پر ہی مؤطا امام مالک میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

﴿ اَيُّمَا وَلِيْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، فَاِنَّه، لَا يَبِيْعُهَا، وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا، وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا فَاِذَا مَاتَ

۳۱- بحوالہ بالا ۳۸۰، ۳۸۱ بخاری مع الفتح حدیث (۱۰۴۴) مسلم مع نووی ۲۰۱، ۲۲۰/۶/۳

۳۲- جامع الاصول ۵۰/۹، ابن ماجہ حدیث (۲۵۱۵) یہ ضعیف ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فَهِيَ حُرَّةٌ﴾ (۳۳)

''جو کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دے دے اسے نہ تو بیچے گا نہ ہبہ کرے گا نہ اسے وارث بنائے گا اور وہ اس سے تمتع کرے گا پھر جب وہ مر جائے گا تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گی۔''

اسلام میں جواز غلامی کی اصلیت وعلت اور حقیقت کو سمجھنے کے لئے بنیادی و ضروری امور اور مسئلہ غلامی کی تدریجی اصلاح اور غلاموں کو آزادی دلانے کے مختلف طریقے ذکر کیے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں یقیناً لاکھوں کنیزوں اور غلاموں کو آزادی ملی اور جو غلام وکنیزیں پھر بھی بچ گئیں ان کے ساتھ اسلام نے ایسے حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ اور انہیں اسلامی معاشرہ میں ایسے حقوق عطا کیے ہیں۔ کہ ان کی غلامی بھی قریب قریب آزادی کے درجہ کو پہنچ گئی۔

غلامی پر غیر مسلم مصنفوں کا تبصرہ

اسلام کی ان اصلاحات کے ذکر سے پہلے آیئے ذرا چھوٹی سے جھلک ان غلاموں کے متعلق بھی دیکھ لیں جو عہد قدیم میں اور غیر مسلم لوگوں کو مملوک ہوتے ہیں۔ چنانچہ دائرہ معارف القرآن جلد چہارم ص 279 پر مادہ ''استرقاق'' یعنی غلامی کے عنوان کے تحت فرید وجدی نے مشہور مستشرق موسیو گستاف لیبون کی کتاب ''تمدن عرب'' کے حوالہ سے لکھا ہے:

''غلام'' کا لفظ جب کسی ایسے یورپی یا (مغربی) شخص کے سامنے بولا جاتا ہے جو تیس سال کے دوران لکھی ہوئی امریکی روائتوں کو پڑھنے کا عادی ہے تو اس کے دل میں ان مسکینوں کا تصور آ جاتا ہے جو زنجیروں

۳۳- جامع الاصول ۹/ ۵۰ یعنی اسکی ایک ضعیف حدیث ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابن ماجہ حدیث (۲۵۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے گلوں میں طوق پڑے ہیں اور انہیں کوڑے مار مار کر ہنکایا جارہا ہے۔ ان کی غذا ان کی سد رمق کے لئے بھی کافی نہیں۔ اور انہیں رہنے کے لئے تاریک کوٹھریوں کے سوا کچھ میسر نہیں۔''

آگے وہ مستشرق لکھتا ہے:

''مجھے یہاں اس سے بحث نہیں کہ یہ تصور کس حد تک درست ہے۔ انگریزوں نے چند سالوں سے امریکہ میں جو کچھ کیا ہے یہ ساری باتیں ان پر صادق آتی ہیں یا نہیں لیکن یہ بالکل یقینی بات ہے کہ اہل اسلام کے یہاں غلام کا تصور نصاریٰ کے یہاں غلام کے تصور سے بالکلیہ مختلف ہے۔''(۳۴)

یہ ایک غیر مسلم مصنف کا تبصرہ ہے جس میں اس نے وضاحت کر دی ہے کہ اسلام میں غلامی کا تصور وہ نہیں جو نصاریٰ یا دوسرے مذاہب میں ہے۔ بہر حال اسلام میں جو غلامی کے جواز پر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ دراصل اسی غلط تصور کا نتیجہ ہے جو امریکی غلاموں کے بارے میں پیش کیا گیا ہے۔ اسلام کی بعض وجوہات کی بنا پر جائز کی ہوئی غلامی کو بھی دیگر مذاہب و اقوام کی غلامی پر قیاس کر لیا گیا ہے۔

5-غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

اسلام نے غلاموں کے ساتھ انتہائی نرمی و ملاطفت کرنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کی تعلیم دی ہے۔

۳۴- معارف القرآن ، مفتی محمد شفیع. ۲۵/۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری وصیت:

نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے بالکل آخری لمحات میں اپنی امت کو جو وصیت فرمائی تھی اس میں عبادات میں سے نماز اور معاملات میں سے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر جو آخری الفاظ جاری تھے۔ جن کے بعد آپ ﷺ (اللھم الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے) اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:

﴿اَلصَّلٰوۃَ اَلصَّلٰوۃَ ، اِتَّقُوا اللّٰہَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ﴾ (۳۵)

"نماز کا خیال رکھو، نماز کا خیال رکھو اور اپنے زیر دست غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔"

نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ و مسند احمد کی ایک دوسری روایت میں ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا اور معجم طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی معمولی لفظی فرق کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے مگر معنیٰ اس کا بھی یہی ہے۔ (۳۶)

ان احادیث میں مذکور الفاظ "مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" سے بعض لوگوں نے زکوۃ بھی مراد لی ہے۔ مگر راجح مسلک یہی ہے کہ یہاں اس سے مراد غلام ہیں اور آپ ﷺ کا مقصد احسان فی الرقیق کی تاکید فرمانا تھا۔

۳۵- ابوداؤد باب فی حق الممالیک: ۲/۴/۳۳۹، ۳۴۰ طبع الریاض بتحقیق محمد محی الدین عبدالمجید۔

۳۶- الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۱۱۸ طبع دارالفکر بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستر مرتبہ معاف کرو:

ابوداؤد وترمذی میں ہے کہ کسی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

﴿ كَمْ تَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ (وَ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ)

كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ. ﴾

''کہ ہم خادم کو کتنی دفعہ معاف کریں؟

سائل نے جب تیسری مرتبہ بھی اس سوال کو دہرایا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اُعْفُوْا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ﴾ (۳۷)

''اسے ہر روز ستر مرتبہ معاف کرو۔''

غلام تمہارے بھائی ہیں:

صحیح بخاری ومسلم،ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت معرور بن سدید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر اور ان کے غلام پر بالکل ہی ایک جیسا حُلّہ (چغہ) ہے تو میں نے سبب دریافت کیا جس پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے ایک (غلام) بھائی کی والدہ عجمی تھی اور تلخ کلامی کے دوران میں نے اسے طعنہ دے دیا تو اس نے میری شکایت نبی اکرم ﷺ کے سامنے کر دی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرَأٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ ﴾

''اے ابوذر! تم ایسے شخص ہو کہ تم سے ابھی تک جاہلیت کے اثرات پوری طرح زائل نہیں ہوئے۔''

۳۷- جامع الاصول ۹/۳۳، صحیح الترمذی حدیث (۱۵۹۰) ابوداؤد ۲/۴/حدیث (۵۱۶۴) الصحیحہ ۱/۲۵۶ حدیث (۴۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا کہ بڑھاپے کی اس عمر کو پہنچ جانے کے باوجود ابھی تک ایسا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں!'' اور ساتھ ہی فرمادیا۔

﴿هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ عَلَيْهِ﴾ (۳۸)

''یہ تمہارے بھائی اور تمہارے خادم ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے زیردست کر دیا ہے پس جس کا بھائی اس کے زیردست ہو اسے چاہیے کہ اس کو بھی اسی میں سے کھلائے جس سے خود کھائے اور اس کو بھی وہی پہنائے جو خود پہنے اور انہیں کسی ایسے کام کی زحمت نہ دیں جو ان کے لیے ناقابل برداشت اور بھاری ہو اور اگر انہیں کسی ایسے کام کی تکلیف دیں، تو پھر اس کی مدد بھی کریں۔''

مخلوق الٰہی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت:

ابوداؤد کی ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿فَمَنْ لَّا يُلَائِمُكُمْ ، فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (۳۹)

''اگر کسی کو غلام کی کوئی عادت نہ بھائے تو وہ اسے کسی کے ہاتھ بیچ دے مگر اللہ کی مخلوق کو تکلیف تو نہ پہنچاؤ۔''

۳۸- جامع الاصول ۹/ ۳۵،۳۶،۳۷، مسلم مع نووی ۶/ ۱۱/ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ابوداؤد ۲/ ۴/ ۳۴۰ طبع الریاض، صحیح ترمذی ۲/ ۱۸۴ حدیث (۱۵۸۷) صحیح الجامع (۷۸۲۲)

۳۹- جامع الاصول ۹/ ۳۵۔ ابوداؤد ۲/ ۴/ ۳۴۰ صحیح الجامع (۷۸۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام کو مارنے کی ممانعت

صحیح مسلم وابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے کسی غلام کو مار رہا تھا۔ میں نے سنا پیچھے سے کوئی کہہ رہا ہے:

﴿ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْد اَنَّ اللّٰہَ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی هٰذَا الْغُلَامِ فَسَقَطَ مِنْ یَدِیَ السَّوْطَ مِنْ هَیْبَتِهٖ ﴾ (۴۰)

''اے ابومسعود! خبردار اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ جو تجھ کو اس غلام پر حاصل ہے۔ اس رعب دار آواز اور الفاظ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔''

پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول ﷺ تھے۔ میں نے فوراً عرض کیا۔

﴿ لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْکاً بَعْدَہ ، اَبَدًا ﴾

''آج کے بعد میں اپنے کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا۔''

اور دوسری روایت کے الفاظ میں یہ بھی ہے۔

﴿ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی. ﴾

''کہ یہ غلام لوجہ اللہ آزاد ہے۔''

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا

﴿ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ ، لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ ﴾ (۴۱)

''اگر تو اس کو آزاد نہ کرتا تو آگ کے عذاب میں مبتلا رہتا۔''

۴۰- جامع الاصول ۹/ ۴۷، ۳۹، ۴۰۔ ابوداؤد ۲/ ۴/ ۳۴۰، مسلم مع نووی ۲/ ۱۳۰، ۱۳۱

صحیح ترمذی ۲/ ۱۸۴ حدیث (۱۵۸۹)

۴۱- صحیح مسلم نووی ۲/ ۱/ ۱۱/ ۱۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک واقعہ:

صحیح ابوداؤد وترمذی میں حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سات بھائیوں کا ایک ہی غلام تھا۔ ایک مرتبہ ہمارے چھوٹے بھائی نے اس غلام کے منہ تھپڑ مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اسے آزاد کردو۔" ہم نے عرض کیا۔ "ہمارے پاس تو اس کے سوا دوسرا کوئی غلام ہی نہیں۔" تب آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوْا سَبِيْلَهَا ﴾ (۴۲)

"اس سے خدمت لیتے رہو اور (کوئی دوسرا غلام مل جانے پر) اس سے مستغنی ہو جاؤ، تو پھر اسے آزاد کردینا۔"

تربیت اولاد کا اعلیٰ انداز:

انہی حضرت سوید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ اسی حدیث کے شروع میں بیان کرتے ہیں "میں اپنے ایک غلام کو تھپڑ مار کر بھاگ گیا۔ ظہر سے تھوڑا پہلے واپس آیا اور اپنے والد کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد میرے والد نے غلام کو اور مجھے بلایا اور غلام سے مخاطب ہو کر کہا "اس سے بدلہ لو۔" لیکن اس غلام نے مجھے معاف کر دیا۔"

نرمی وملاطفت کا حکم:

نبی اکرم ﷺ نے غلاموں کے ساتھ کس طرح نرمی ملاطفت اور حسن سلوک کا حکم

۴۲- جامع الاصول ۹/۴۷،۴۸..... ابوداؤد ۲/۴/۳۴۲، مسلم مع نووی ۶/۱۱/۱۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے۔ صحیح مسلم اور موطا امام مالک میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ (۴۳)

''کھانا اور کپڑا غلام کا حق ہے اور غلام سے صرف وہی کام لیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔''

حضرت عمر فاروقؓ کا معمول:

بلاغات موطا امام مالکؒ میں سے ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ عوالی مدینہ جایا کرتے تھے اور اگر کسی غلام کو کسی ایسے کام کو میں مشغول پاتے، اس کی طاقت سے زیادہ ہوتا تو اس سے وہ کام چھڑوا دیتے تھے۔ (۴۴)

غلام کا کھانا روکنے کی ممانعت:

صحیح مسلم اور ابوداؤد میں حضرت خیثمہ بن عبدالرحمن بیان فرماتے ہیں۔ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے یہاں بیٹھے تھے کہ ان کا وکیل آمد و خرچ (یعنی منشی) ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ ''کیا تم نے غلاموں کو کھانا کھلا دیا ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں!'' انہوں نے حکم دیا ''فوراً جاؤ اور انہیں کھانا کھلاؤ۔'' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْماً أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ (۴۵)

۴۳- جامع الاصول ۹/۳۶: مسلم مع نووی ۱۱/۱۲۸۔

۴۴- حوالہ سابق۔

۴۵- مسلم مع نووی ۷/۸۲، صحیح ابی داؤد حدیث (۱۸۸۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کسی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ ان غلاموں کا کھانا روک رکھے۔''

غلاموں کو ساتھ بٹھا کر کھلانے کی ترغیب:

عہد جاہلیت میں عرب لوگ غلاموں کو اپنے پاس جگہ دینا بھی عار سمجھتے تھے۔ جبکہ صحیح بخاری میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْلُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَیْنِ فَاِنَّهُ وَلِیَ حَرَّهُ وَ عِلَاجَهُ ﴾

''جب تم میں سے کسی کا غلام اس کے لیے کھانا لائے تو اگر وہ اتنا نہیں کرسکتا کہ اسے وہ اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے تو کم از کم اسے اس کھانے سے دو ایک لقمے ہی کھلا دے کیونکہ وہی تو ہے جس نے کھانا پکاتے وقت گرمی برداشت کی اور کھانا تیار کیا۔'' (بخاری مع الفتح ۹/۴۹۴ حدیث (۵۴۶۰)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اسی نے تو یہ کھانا تیار کرنے کے لیے گرمی برداشت کی اور دھوئیں سے دوچار رہا۔ (۴۶)

غلام وکنیز کو عَبْدِیْ وَ اَمَتِیْ کہنے کی ممانعت:

حسن اخلاق کی حد تو یہ ہے کہ عربوں میں یہ دستور چلا آرہا تھا کہ وہ اپنے غلام کو ''عبدی'' یعنی میرا بندہ اور کنیز کو ''امتی'' یعنی میری بندی کہہ کر پکارتے تھے اور اپنے آپ کو رب کہلاتے تھے جس کی بو آج کے لفظ ارباب سے بھی آتی ہے جو کہ عموماً آج

۴۶- جامع الاصول: ۹/ ۳۵، صحیح ترمذی حدیث (۱۵۱۰) ابن ماجه (۳۲۹۰.۸۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کل ان خلیجی ممالک میں سپانسر یا کفیل کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ کلمات کے ایسے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم اور سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ارشاد نبوی ہے۔

﴿ لا يَقُوْلَنَّ اَحدُكُم : عَبْدِیْ وَ اَمَتِیْ ، وَلا يَقُوْلَنَّ الْـمَـمْـلُوْكُ : رَبِّیْ وَ رَبَّتِیْ. لِيَقُلِ الْمَالِكُ : فَتَایَ وَ فَتَاتِیْ ، وَلِيَقُلِ الْمَمْلُوْكُ : سَيِّدِیْ وَ سَيِّدَتِیْ ، فَاِنَّكُمْ الْمَمْلُوْكُوْنَ وَالرَّبُّ : اللهِ عَزَّوَجَلَّ ﴾(۴۷)

”تم میں سے کوئی شخص اپنے غلاموں کو میرا بندہ یا میری بندی ہرگز نہ کہے اور نہ کوئی غلام و کنیز اپنے مالک یا مالکہ کو میرا رب یا میری ربّہ کہے مالک کو چاہیے کہ کہے میرا لڑکا یا میری لڑکی اور غلام و کنیز کو چاہیے کہ اپنے آقا کو سیدی یا سیدتی کہیں (جو کہ آقا یا مالک کے معنوں میں ہیں) کیونکہ تم آقا و غلام و سبھی (اللہ کے) مملوک و غلام ہو اور رب تو اللہ عزوجل ہے۔“

دوسری روایت:

صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

﴿ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَاءِ كُمْ إمَاءُ اللهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ : غُلَامِیْ وَ جَارِيَتِیْ ، وَفَتَایَ وَ فَتَاتِیْ ﴾ (۴۸)

۴۷- جامع الاصول ۹/۴۱ صحیح ابی داؤد حدیث (۴۱۶۱) ۴/۹۴۰ صحیح الجامع (۷۷۶۲)

۴۸- حوالہ بالا۔ مسلم مع نووی ۲۰۵/۱۵/۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''تم سب آقا و غلام اللہ کے بندے ہو اور تمہاری تمام عورتیں مالکہ و کنیز اللہ کی بندیاں ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری کنیز، میرا لڑکا میری لڑکی۔''

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ : أَطْعِمْ رَبَّكَ ، وَضِّئْ رَبَّكَ ، اِسْقِ رَبَّكَ﴾ (۴۹)

''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔''

اندازہ فرمائیں کہ عقیدہ توحید کو ٹھیس پہنچانے والے اور غلاموں کے عزت نفس کو مجروح کرنے والے کلمات سے ہی منع فرما دیا گیا ہے اور ان سب تعلیمات سے نبی اکرم ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ غلاموں اور کنیزوں کی بھی عزت کی جائے۔ انہیں بھی آرام وسکون سے رکھا جائے تاکہ وہ خاندان کے رکن بن کر رہیں۔

اس طرح غلامی صرف برائے نام ہی رہ گئی جو در حقیقت بھائی چارہ بن گئی اور اس طرح اگر اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر سوچا جائے تو بہت سی صورتوں میں جنگی قیدیوں کے ساتھ اس سے بہتر سلوک ممکن ہی نہیں۔

6- غلاموں اور کنیزوں کے معاشی و معاشرتی اور تمدنی حقوق

یہاں تک تو بات تھی غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ نرمی و ملاطفت اور حسن سلوک کی تعلیمات نبوی کی۔ جن کے نتیجہ میں آقا و غلام میں بھائی چارے کی سی صورت سامنے آئی۔ اس کے علاوہ اسلامی قانون میں غلاموں کو وہ حقوق دیئے گئے جن سے

۴۹- ایضاً . بخاری مع الفتح ۵/۱۰ ۲ حدیث (۲۵۵۲) مختصر مسلم للمنذری (۱۴۱۳) و مسلم مع نووی ۹ ,۵ ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ آزاد ہونے کے قریب پہنچ گئے۔ فوجداری قانون انہیں اسی حفاظت کا مستحق قرار دیتا ہے جس کا استحقاق آزاد کو حاصل ہے۔

قذف مملوک کا گناہ

صحیح بخاری ومسلم اور ابوداؤد، ترمذی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَفِي رِوَايَةٍ. جلْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلاَّ اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ﴾ (۵۰)

''جس نے اپنے کسی مملوک پر کوئی تہمت لگائی جبکہ وہ اس سے بری ہو اس پر قیامت کے دن تہمت کی حد قائم کی جائے گی اور ایک روایت میں کہ اسے قیامت کے دن (حد قذف کے) کوڑے لگائے جائیں گے سوائے اس کے وہ الزام صحیح ثابت ہو گیا۔

زوجہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

مسند احمد زرین کے حوالہ سے امام ابن الاثیر نے اپنی کتاب ''جامع الاصول من احادیث الرسول ﷺ'' کی جلد نہم میں ایک ذکر کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنی کنیز کو ''اے زانیہ'' کہہ دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''کیا تم جانتی ہو کہ یہ واقعی ایسی ہے؟'' جواب ملا ''نہیں!'' تو انہوں نے فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اپنے کسی مملوک پر تہمت لگائی اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ الزام درست ہو۔'' یہ

۵۰- جامع الاصول ۹/۳۹، ۴۰، بخاری مع الفتح ۱۲/۱۹۲ حدیث (۶۸۵۸) ابوداؤد ۴/۴۴۲، مسلم مع نووی ۶/۱۱/۱۳۱، صحیح ترمذی حدیث (۱۵۸۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سن کران کی بیوی نے عذر معذرت کی اور اس نے معاف کر دیا۔
زرین ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ آں محترمہ نے اپنی کنیز کے سامنے اپنی بشت سے کپڑا اٹھا دیا تا کہ انہیں وہ تہمت کی حد لگا لے مگر اس کنیز نے انہیں معاف کر دیا۔

معاشرتی حقوق:

اسی طرح غلاموں کا مال چرانے، ان کو قتل کرنے، ان کی عورتوں کی آبروریزی کرنے، ان کو جسمانی نقصان پہنچانے والا، خواہ آزاد ہو یا غلام بہرحال اس کو وہی سزا دی جائے گی، جو آزاد لوگوں کے ساتھ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے مقرر ہے۔

دایونی حقوق:

اسی طرح دیوانی قانون، ان کی املاک پر ان کے مالکانہ حقوق تسلیم کرتا ہے اور انہیں اپنے اموال میں تصرف کرنے کے وسیع اختیارات دیتا ہے۔ ازروئے قانون ان کے آقا کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ ان کے ذاتی مال میں ان کی مرضی کے خلاف تصرف کرے حتیٰ کہ اگر کوئی اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہے تو وہ اس کا مال بھی اس کے ساتھ ہی دے گا، سوائے اس کے کہ آزادی کو اس مال سے دست برداری کے ساتھ مشروط کر دے۔

بوقت آزادی غلام کے مال کا حکم:

سنن ابی داؤد میں ارشاد نبوی ہے

﴿ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالاً ، فَمَالُ الْعَبْدُ لَهٗ اِلاَّ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَشْتَرِطَ سَيِّدُهُ﴾(۵۱)

''کہ جو شخص اپنے کسی غلام کو آزاد کرے اور غلام کا کوئی مال بھی ہو تو وہ اس غلام کا ہی رہے گا۔ سوائے اس کے کہ اس کا یہ مالک مال چھوڑنے کی شرط رکھ دے۔''

اور مؤطا میں امام مالکؒ ابن شہاب زہریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ سنت کا فیصلہ یہی ہے کہ غلام آزاد ہو تو اپنا مال بھی لے جائے گا۔ آقا کو یہ بھی حق نہیں کہ غلاموں کو کسی قسم کا جسمانی ضرر پہنچائے (سوائے تادیبی سزا کے جبکہ اس میں بھی رفق ونرمی کی سخت تاکید ہے) اور نہ ہی آقاؤں کو اپنے غلاموں کی بہو بیٹیوں سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کی اجازت ہے۔ یہ تو اسلامی قانون میں غلاموں کے حقوق کی مختصر جھلک ہے۔(۵۲)

غیر مذاہب میں غلاموں سے سلوک کی ایک مثال:

غیر مذاہب اور قوموں میں غلاموں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اس کی صرف ایک معمولی سی مثال ہی دیکھتے جائیں۔ برصغیر کی معروف شخصیت جناب امیر علی نے اپنی انگلش کتاب ''اسپرٹ آف اسلام'' ص 224 پر لکھا ہے۔

''روم میں یہ عام دستور تھا کہ جب کسی غلام کی لڑکی بیاہی جاتی تو اس کی پہلی شب اس کے آقا کے پاس بسر کرنی پڑتی تھی۔ اس شرمناک ظلم سے عیسائی بشپ تک نہ چوکتے تھے۔''(۵۳)

۵۱- صحیح ابی داؤد ۲/۷۵۰ حدیث (۳۳۵۳) صحیح ترمذی (۹۹۷) ابن ماجہ (۲۵۲۹)

۵۲- جامع الاصول ۹/۵۴.

۵۳- بحوالہ الجهاد فی الأسلام. ۲۶۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب دو طرفہ تصور غلامی کا موازنہ آپ خود کر لیں۔

غلاموں کے نکاح کی تاکید:

معاشرتی اور تمدنی حقوق کے اعتبار سے اسلام نے غلاموں کو جو مرتبہ عطا کیا ہے وہ آزاد افراد کے قریب مساوی ہے۔ چنانچہ دوسری اقوام کے برعکس اسلام نے غلاموں کو نکاح کی صرف اجازت ہی نہیں دی بلکہ سورہ نور کے ذریعے آقاؤں کو اس کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

﴿ وَاَنْکِحُوْا الاَیَامٰی منکم وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَ اِمَائِکُمْ ط اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِیْھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾

"تم میں سے جو مرد و عورت مجرد ہوں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک بخت غلاموں اور کنیزوں کو بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ کشادگی والا اور علم والا ہے۔"

اور اگلی ہی آیت میں فرمایا:

﴿ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا وَّ اٰتُوْھُمْ مِنْ مَالِ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اٰتٰکُمْ ط وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ط وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (۵۴)

۵۴- سورہ نور ۳۲ ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اوران لوگوں کو پاکدامن رہنا چاہیے جو نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار کردے اور تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی تمہیں کچھ دے کر آزادی کے لئے تحریر لینا (مکاتبت کرنا) چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں دے دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے تمہیں جو مال دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو اور تمہاری جو کنیزیں پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کردے تو اللہ ان پر جبر کے بعد (انہیں) بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔"

امام ابن کثیرؒ

امام ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عہد جاہلیت میں لوگ زبردستی اپنی کنیزوں لونڈیوں سے بدکاری کرایا کرتے تھے اور اس آیت کے شان نزول کے سلسلہ میں کئی واقعات بھی ذکر کئے ہیں۔ اسلام نے اس سے سختی کے ساتھ منع کر دیا ہے۔ (۵۵)

مفتی محمد شفیعؒ

مفتی محمد شفیعؒ نے "معارف القرآن" میں اس آیت کے حوالہ سے لکھا ہے کہ غلام، آزاد عورتوں سے بھی شادی کرسکتا ہے نیز لکھتے ہیں:

"کہ مال غنیمت میں اس کا حصہ آزاد مجاہدین کے برابر ہے اور دشمن کو امان دینے میں اس کا قول بھی اسی طرح معتبر ہے کہ جس طرح

۵۵ – تفسیر ابن کثیر اردو ۳/۵۲۰، ۵۲۱ طبع تعمیر انسانیت لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزاد کا-"

اور تھوڑا آگے چل کر لکھتے ہیں:

"غلاموں" کے لیے تعلیم و تربیت کے جو مواقع اسلام نے فراہم کیے ہیں۔ ان کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں اسلامی سلطنت کے تقریباً تمام صوبوں میں علم و فضل کے مرجع اعلیٰ سب کے سب غلاموں میں سے تھے۔" (۵۶)

علامہ محمد امین شنقیطیؒ

علامہ محمد امین شنقیطیؒ نے اپنی تفسیر "اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن" میں لکھا ہے:

"مسلمانوں کے جلیل القدر علماء اور کبار محدثین کی تعداد غلاموں یا غلاموں کی اولاد پر مشتمل تھی یہ امام محمد بن سرینؒ ہیں۔ ان کے والد سیرین ،انس بن مالکؓ کے غلام تھے اور یہ جو مکحولؒ ہیں یہ بنی ہذیل کی ایک عورت کے غلام تھے، جس نے انہیں آزاد کر دیا تھا اور ایسے بے شمار دوسرے لوگ بھی ہیں جن کی گنتی ممکن نہیں"۔ (۵۷)

7- آقاؤں اور غلاموں کی باہمی مساوات و رواداری

اسلامی قانون سے زیادہ سوسائٹی نے غلاموں کو اپنے اندر عملاً مساوات کا درجہ دیا ہے۔ اجتماعی زندگی میں غلاموں کی حیثیت کسی طرح آزادوں سے کم نہ تھی۔ علم سیاست مذہب معاشرت غرض ہر شعبہ میں ان کے لیے ترقی کی راہیں کھلی ہوئیں تھیں

۵۶- معارف القرآن ۷/۴۶

۵۷- اضوا البیان ۷/ ۴۲۰، ۴۲۱ طبع اولی مصر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غلام ہونا ان کے لئے کسی حیثیت سے بھی رکاوٹ کا باعث نہ تھا۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی آپس میں بن نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے رسم تبنیت کے خاتمہ کے لیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کے نکاح میں دے دیا جس کا بالتفصیل ہم ذکر اہل بیت کے ضمن میں عرض کر چکے ہیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ ﷺ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ یہ مشہور ہی زید بن محمد ﷺ ہو گئے اور آپ ﷺ کے محبوب ترین لوگوں میں ایک نام حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا ملتا ہے جو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔

چند مشہور محدثین وفقہیہ

1- حضرت سالمؒ بن عبداللہ اور قاسمؒ بن محمد بن ابی بکر جو فقہائے تابعین کی اولین صف میں ہیں، دونوں کنیزوں کے بطن سے تھے۔

2- امام حسن بصریؒ، جو ائمہ تابعین کے سرخیل ہیں، ایک غلام کے بیٹے تھے۔

3- مشہور محدث محمد ابن سیرین، جن کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے، ایک غلام کے بیٹے تھے۔ ان کے باپ سیرین اور ماں صفیہ دونوں ہی مملوک تھے مگر اس درجہ کے مملوک تھے کہ حضرت صفیہ کو تین امہات المؤمنین نے دلہن بنایا تھا اور سیرین سے ان کا نکاح جلیل القدر صحابی حضرت ابی بن کعبؓ نے پڑھایا تھا۔

4- امام مالکؒ کے استاد نافعؒ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور امام مالکؒ کو موطا میں اسناد کے جس سلسلہ الذہب پر ناز ہے اس کی ایک کڑی یہی حضرت نافعؒ ہیں۔

5- ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارکؒ جن کا شمار اکابر مجتہدین میں ہوتا ہے ایک غلام،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبارک کے بیٹے تھے۔

6- عکرمہؒ جو ائمہ مفسرین میں سے ہیں خود غلام تھے۔

7- مشہور صاحب سیرت النبی ﷺ امام محمد بن اسحاق کے دادا یسار معرکہ عین التمر سے پکڑے ہوئے آئے تھے۔

8- مکہ مکرمہ کے امام المحدثین عطاء بن رباح۔

9- یمن کے امام طاؤسؒ بن کیسان۔

10- مصر کے امام یزیدؒ بن حبیب۔

11- شام کے امام مکحول۔

12- الجزیرہ کے امام میمون بن مہران۔

13- خراسان کے امام ضحاک۔

14- کوفہ کے امام ابراہیم نخعی...... سب کے سب غلاموں کے گروہ سے تھے۔

15- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ غلام تھے جنہیں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں:

﴿سُلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ﴾

''سلمان! تو ہم اہل بیت سے ہے۔''

16- حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔

﴿بِلَالٌ سَيِّدُنَا وَمَوْلٰى سَيِّدُنَا﴾

''بلال ہمارے آقا کا آزاد کردہ غلام اور ہمارا آقا ہے۔''

17- حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ غلام تھے جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ مسلمانوں کی امامت کے لیے کھڑا کیا تھا۔

18- حضرت سالم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا تھا۔

''اگر وہ آج زندہ ہوتے تو میں ان کو خلافت کے لیے منتخب کرتا''

19 -حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ غلام زادے تھے جنہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے آخری وقت میں اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی شریک تھے جن کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا'' کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا باپ، تیرے باپ سے اور خود اسامہ رضی اللہ عنہ، تجھ سے رسول اللہ کو زیادہ محبوب تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح (ایک مختلف فیہ روایت کے مطابق) ایران کی ایک شہزادی سے ہوا جو کہ جنگ میں لونڈی بن کر آئی تھیں۔ حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ انہی کے بطن سے تھے جن کی اولاد اشراف اسلام میں سب سے بالاتر درجہ رکھتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ جو کہ کروڑوں مسلمانوں کے مقتدا ہیں بنی تیم اللہ کے موالی بتائے جاتے ہیں۔ (۵۸)

یہ تو قرون اولیٰ کی باتیں ہیں، بعد میں جب کہ اسلامی روح بہت کمزور پڑ چکی تھی۔

20 -قطب الدین ایبک

21 -شمس الدین التمش

22 -اور غیاث الدین بلبن جیسے جلیل القدر غلاموں نے خود ہمارے برصغیر پر حکومت کی ہے۔ (جو کہ خاندان غلاماں کی حکومت مشہور ہے)

23 -محمود غزنوی جو اپنے وقت میں دنیا کا سب سے بڑا فاتح تھا۔ نسلاً ترک غلام تھا۔ مصر میں کئی صدیوں تک ممالیک (یعنی غلاموں) کی حکومت رہی ہے اور ان کا خود کہنا ہے کہ وہ دراصل غلام تھے جنہوں نے بادشاہی کے تخت پر بار پایا۔

۵۸- الجہاد فی الاسلام. ۲۶۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب خود ہی اندازہ فرمائیں کہ ان غلاموں کو کون غلام کہہ سکتا ہے؟ کیا آزادوں کے لئے ان سے کچھ زیادہ ترقی، عزت اور اقتدار حاصل کرنے کے مواقع تھے؟ کیا ان کی غلامی نے ان اجتماعی زندگی میں اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج تک پہنچے سے روکا؟ اگر غلامی اس کا نام ہے۔ اور وہ ایسی ہی ہوتی ہے تو پھر آزادی کا نام بھی غلامی رکھ دینے میں کیا حرج ہے؟

یہ طریقے تھے جن سے اسلام نے غلامی کو گھٹاتے گھٹاتے آزادی سے جاملایا۔ بلکہ دونوں میں کوئی فرق ہی نہیں رہنے دیا۔ لفظ غلامی تو بے شک باقی رہا مگر غلامی کی حقیقت بدل کر کچھ کی کچھ ہوگئی۔ (۵۹)

ان حقائق پر نظر رکھی جائے تو یقیناً مخالفین کے اعتراضات کی قطعی قلعی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

❀❀❀

۵۹- الجہاد فی الاسلام۔ ۲۶۰، ۲۶۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنیزوں سے تمتع کی اجازت

مسئلہ غلامی جس کی کافی ساری تفصیلات آپ کے سامنے رکھی جا چکی ہیں۔اس کی دوسری شق ہے جہاد کے دوران پکڑ کر لائی گئی عورتوں یعنی کنیزوں کے ساتھ تمتع یا ازدواجی تعلقات کا جواز، جس پر مخالفین کو اعتراض ہے۔اس اعتراض کے جواب کو سمجھنے کے لئے مجاہدین اسلام اور موجودہ زمانہ کے عام فوجیوں اور خصوصاً غیر مسلم اقوام کے فوجیوں کے اخلاقی معیار کو ذہن نشین کر لینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

مجاہدین اسلام و غیر مسلم افواج کے اخلاقی معیار کا فرق

مجاہدین اسلام:

اسلام نے دوران جہاد مجاہدین کو جو ضابطہ اخلاق سکھایا ہے۔اس کی تفصیلات کو پیش نظر رکھیں اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اسلام جن فوجوں کو تیار کرتا ہے وہ سیاسی و معاشرتی جغرافیہ کے اوراق پھاڑنے اور جوڑنے کے لئے تیار نہیں کی جاتیں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اس لئے تیار کی جاتی ہیں کہ دنیا اگر اللہ کی اطاعت سے پھری ہوئی ہو اور دعوت وتبلیغ سے راہ راست پر نہ آئے تو اسے بزور شمشیر اتنا کمزور کر دیا جائے کہ کم از کم فتنہ و فساد سے تو باز آ جائے۔ اس متعین مقصد کے لیے مجاہدین اسلام جہاد کرتے ہیں۔ ان کا جہاد فی سبیل النفس نہیں ہوتا بلکہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔ وہ میدان جہاد میں بھی اسی جذبہ کے ساتھ جاتے ہیں جس کے ساتھ وہ مسجد کے صحن میں قدم رکھتے ہیں۔ پھر اس میدان میں اتارنے سے پہلے انہیں تزکیہ نفس اور تطہیر اخلاق کے ایک پورے کورس سے گزرا جاتا ہے۔ انہیں اللہ کے پھرے ہوئے لوگوں کی سرکوبی کا کام سکھانے کے ساتھ یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو کس طرح زیر کریں اور دوسروں کو احکام الٰہی کا مطیع بنانے سے پہلے خود اپنے آپ کو کس طرح اللہ کا مطیع بنائیں۔ انہیں یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ میدان جہاد میں قدم قدم پر اللہ کو یاد کرتے ہوئے بڑھیں۔ عین لڑائی کی حالت تک میں بھی نماز اپنے وقت پر ادا کریں۔ ان کے دن گھوڑے ٹینک یا بمبار طیارے پر گزریں تو راتیں مصلے پر۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کی تربیت یافتہ فوج جو ایک پاکیزہ اخلاقی مقصد کے لئے لڑے اور اپنے عقیدہ کے مطابق زمانہ جہاد کو زمانہ عبادت سمجھتی ہوئی میدان جہاد میں رہے۔ اس کی شہوانی ضروریات عام فوجوں کی ضروریات جیسی نہیں ہوسکتیں اور وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں ان فوجوں کی طرح آزادی کی خواہش مند ہوسکتی ہے؟

غیر مسلم فوج کا اخلاقی معیار

موجودہ زمانہ کی عام غیر مسلم فوجوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ انہیں محض لڑنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور جو سلطنتیں ان کو تیار کرتی ہیں۔ ان کے پیش نظر کوئی پاکیزہ اخلاقی نصب العین نہیں ہوتا بلکہ انہیں تو صرف اپنے ملک وقوم کا جھنڈا بلند رکھنے کے لیے یہ فوجیں درکار ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان اخلاقیات میں طہارت اخلاق کے عنصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی مقام ہی نہیں ہے۔ اب رہی زنا، جو اور دوسری بد اخلاقیاں تو یہ نیچے سے لے کر اونچے طبقے تک کے تمام لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان نام نہاد "مہذب" قوموں کی فوجیں مار دھاڑ کے جنگی فنون میں تو مہارت نامہ رکھتی ہیں لیکن طہارت اخلاق کے نقطۂ نظر سے پستی کی اس حد تک گری ہوئی ہوتی ہیں کہ جس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ایسی فوجیں جب دشمن کے ممالک میں فاتحانہ داخل ہوتی ہوں گی تو ان کی شہوانی ضروریات کیا رنگ لاتی ہوں گی اور کس قیامت خیز طریقہ سے پوری کی جاتی ہوں گی؟

غیر مسلم فوج کے اخلاقی معیار کی ایک مثال

اس بات کا اندازہ صرف اسی ایک مثال سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ عظیم کے دوران امریکی فوج نے جاپان میں ایک ایک لاکھ، انگلستان میں 70 ہزار اور جرمنی میں 50 ہزار ناجائز (حرامی) بچے چھوڑے ہیں اور روسی فوج نے صرف مشرقی برلن میں 29 ہزار حرامی اولاد پیدا کی تھی۔ یہ صرف ان بچوں کی تعداد ہے جو 1952ء کے آخر تک شمار کی گئی تھی۔ اس برتھ کنٹرول کے دور میں کتنے بڑے پیمانے پر بدکاری کی گئی ہوگی تب جا کر یہ نتائج بظہور پذیر ہوئے اس بات کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ (٦٠)

اب موازنہ کریں

اسلامی اور غیر اسلامی فوجوں کے اخلاقی معیار کے اس موازنہ کو بھی سامنے رکھیں تو کنیزوں سے جواز تمتع کی بات بآسانی سمجھ میں آ جائے گی۔

٦٠- بحوالہ رسائل و مسائل مولانا مودودی ١/١٣٥ حاشیہ طبع یازدھم ١٩٨١ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواز تمتع کا مطلب

اس میں شک نہیں کہ جو عورتیں جہاد کے دوران گرفتار کر کے لائی گئی ہوں ان سے تمتع کرنے کی اسلام میں اجازت دی گئی ہے مگر وہ شخص بہت بڑا جاہل ہے جو اس کا مطلب یہ سمجھا ہو کہ جس طرح آجکل کی بے دین فوجیں غنیم کے ملک میں گھسنے کے بعد عورتوں کو آزادانہ پکڑتی پھرتی ہیں اور جس سپاہی کو جہاں کوئی عورت مل جاتی ہے وہ اس سے اسی وقت زنا کر کے منہ کالا کر لیتا ہے۔ ایسی ہی اجازت اسلام نے بھی اپنے فوجیوں کو دی ہے۔ ہرگز نہیں۔

اسلام میں تمتع کی اجازت کے لیے پہلے چند شرطیں رکھی گئی ہیں جن کا پورا ہونا ضروری ہے۔ تب جا کر حق ملکیت پورا ہوگا اور پھر تمتع کی اجازت ثابت ہوگی۔ ان کا شرطوں کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے جن سے غیر مسلم معترضین کا اعتراض حل اور شبہ زائل ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواز تمتع اور قرآن

ہم چاہتے ہیں کہ بعض ''اپنوں'' کی بھی تشفی کرا دیں جو جواز تمتع ہی کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ اس معاملہ میں بڑی بے باکی سے یہ سمجھتے ہوئے اعتراضات کر ڈالتے ہیں کہ شائد یہ محض مولویوں کا اپنا گھڑا ہوا مسئلہ ہوگا اور بعض منکرین حدیث (پرویزی) اس معاملہ کو اپنے نزدیک ''حدیث کی خرافات'' میں سے سمجھ کر زبان درازی کرنے لگتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ یہ معاملہ مولویوں کی فقہ اور محدثین کی روایات سے ہے بلکہ یہ تو خود اللہ تعالیٰ کی کتاب سے بھی ثابت ہے۔

پہلی آیت

سورہ نساء میں کسی کے حسب حال و حسب ضرورت ایک دو تین یا چار عورتیں سے نکاح کے جواز کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد الٰہی ہے۔

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (٦١)

٦١- سورہ نساء ۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تمہیں خوف ہو کہ (متعدد بیویوں کے درمیان) عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی بیوی رکھو یا جو تمہاری ملک یمن (یعنی کنیزیں) تمہارے قبضہ میں ہوں۔ (انہیں زوجیت میں لاؤ)''

دوسری آیت

سورہ نساء ہی میں آگے چل کر عورتوں میں سے محرمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ﴾ (٦٢)

''اور وہ عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو تمہاری ملک یمین ہوں (یعنی جنگ و جہاد میں تمہارے ہاتھ آئی ہوں۔''

تیسری آیت

سورہ مؤمنون کے آغاز میں فلاح پانے والوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴾ (٦٣)

''اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی مِلک یمین ہوں ان کی نسبت وہ

٦٢ – سورہ نساء. ٢٤.

٦٣ – سورہ مؤمنون. ٥،٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل ملامت نہیں ہوں گے۔"

چوتھی آیت

اہل جنت کے اوصاف بیان کرتے ہوئے سورہ معارج میں بھی بعینہ یہی بات کہی گئی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ﴾ (۲۴)

"اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی مِلک یمین ہوں ان کی نسبت وہ قابل ملامت نہیں ہوں گے۔"

پانچویں آیت:

سورہ احزاب میں نبی اکرم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ﴾ (۲۵)

"اے نبی! ہم نے آپؐ کے لیے حلال کردیں آپ کی وہ بیویاں جن کے مہر آپ نے ادا کر دیے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ کنیزوں میں سے آپ کی ملکیت میں آئیں۔"

۲۴- سورہ معارج ۲۹، ۳۰

۲۵- سورہ احزاب ۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی آیت

سورہ احزاب میں ہی آگے فرمایا:

﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا﴾(٦٦)

''اس کے بعد آپ کے لئے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آئیں خواہ ان کا حسن آپ کو کتنا ہی پسند ہو البتہ کنیزوں کی آپ کو اجازت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔''

یہ تمام آیات اس بات کی صراحت کر رہی ہیں کہ منکوحہ بیویوں کے علاوہ مملوکہ کنیزوں سے بھی تمتع کی اجازت ہے اور ان کے لیے تعداد کی بھی کوئی قید نہیں لگائی گئی جو کہ اپنی جگہ سوال ہے جس کا جواب بھی ہم انشاءاللہ آگے ذکر کریں گے۔

امید ہے کہ ہماری ان گذارشات سے ہمارے پڑھے لکھے احباب کی تشفی ہو جائے گی اور منکرین حدیث جو کہ اہل قرآن کے خوبصورت نام کا دام بچھائے لوگوں کو حدیث و سنت رسول ﷺ سے برگشتہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں انہیں قرآن کے مذکورہ چھ مقامات کی شہادتوں کے بعد اطمینان نصیب ہوگا۔

کنیزوں کے متعلق اہم مسئلہ

تھوڑی دیر کے بعد آپ تصور کو ڈیڑھ دو سو برس پیچھے لے جائیں فرض کر لیں کہ ایک غیر مسلم قوم یعنی دشمنوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوتی ہے۔ اس میں مردوں کے

٦٦ – سورہ احزاب . ٥٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ہزاروں عورتیں مسلمانوں کے ہاتھ آتی ہیں ان میں بہت سی خوبصورت اور جوان بھی ہیں۔ فریق مخالف نہ انہیں فدیہ دے کر چھڑاتا ہے نہ انہیں تبادلہ میں رہا کراتا ہے۔ مسلمان انہیں بطریق احسان بھی نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ اس طرح تو ان کی اپنی عورتوں کے چھوٹنے کی کوئی امید ہی نہیں کی جاسکتی۔ ناچار وہ انہیں اپنے قبضے میں رکھتے ہیں۔ اب فرمایئے کہ اتنی بڑی تعداد میں جو عورتیں دارالسلام میں آ گئی ہیں ان کا کیا جائے؟ انہیں دائمی الحبس کر دینا ظلم ہے۔ انہیں ملک میں آزاد چھوڑ دینا گویا فسق و فجور کے جراثیم پھیلا دینا ہے۔ ان کو جہاں کہیں بھی رکھا جائے ان سے اخلاقی مفاسد پھیلیں گے۔ ایک طرف سوسائٹی خراب ہوگی اور دوسری طرف خود ان کی پیشانیوں پر ہمیشہ کے لئے ذلت کے داغ لگ جائیں گے۔

مسئلہ کا اسلامی حل

اسلام اس مسئلہ کو یوں حل کرتا ہے کہ انہیں افراد قوم میں تقسیم کر دیتا ہے اور ان افراد کو ہدایت کرتا ہے کہ خبردار ان کو لونڈیاں نہ بنا دینا کہ ان سے حرام کاری کراؤ اور ان کو اپنی آمدن کا ذریعہ بناؤ بلکہ انہیں خود اپنے تصرف میں لاؤ یا پھر ان کا نکاح کر دو تاکہ یہ بدکاری اور آشنائیاں نہ کرتی پھریں۔

قرآنی حکم

اس قانون کی مختلف دفعات قرآن کریم کے مختلف مقامات پر بیان کی گئی ہیں۔

جیسا کہ سورہ نور میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

"اور اپنی کنیزوں کو، جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں، دنیا کے عارضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدوں کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو۔،،(٦٧)

جاہلیت کے ایک غلیظ پیشے کی ممانعت

یہ اس قانون کی پہلی دفعہ ہے جس نے کنیزوں کے ایک برے مصرف کا دروازہ قطعی بند کر دیا ورنہ عرب جاہلیت میں بکثرت ایسے لوگ پائے جاتے تھے جنہوں نے اپنی لونڈیوں یا کنیزوں کے ذریعے قحبہ خانے کھول رکھے تھے۔ وہ ان کی کمائی کھاتے تھے اور ان کی ناجائز اولاد کی پرورش کر کے اپنے خدم و حشم میں اضافہ کرتے۔

رئیس المنافقین کا قحبہ خانہ

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو وہاں عبداللہ بن ابی بن سلول، رئیس المنافقین کا ایک قحبہ خانہ موجود تھا جس میں اس نے چھ لونڈیاں اس غرض سے رکھ چھوڑی ہوئی تھیں۔ اسی چیز کی ممانعت اس آیت میں کی گئی ہے۔ (٦٨)

بدکاری کے بارے میں کنیزوں کے بارے حکم قرآن

مذکورہ بالا قانون تو ان کنیزوں کے لیے ہے جو اپنی عصمت کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں۔ رہیں وہ کنیزیں جو خود ہی بدکاری کی طرف مائل ہوں تو کے بارے میں سورۃ نساء میں یہ حکم دیا گیا ہے۔

﴿فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (٦٩)

---

٦٧ – سورہ نور۔ ٣٢.

٦٨ – تفسیر ابن کثیر اردو ٣/ ٥٦٠. ٥٦١. تفہیمات ٢/ ٣٧١ حاشیہ.

٦٩ – سورہ نساء. ٢٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پھر اگر وہ کوئی فحش کام کریں تو ان پر سزا کا نصف ہے جو شریف
خاندانی (آزاد) عورتوں پر کے لیے رکھی گئی ہے۔''

داعیات فطرت کی تکمیل کی دوصورتیں

اس طرح ان کنیزوں کے لیے بدکاری کا راستہ تو بالکل بند کر دیا گیا خواہ رضا کارانہ ہو یا مجبورانہ مگر نفس تو وہ رکھتی تھیں اور ان کے داعیات فطرت کی تکمیل بھی ضروری تھی ورنہ ظلم بھی ہوتا اور اخلاقی مفاسد کے چور دروازے بھی کھلتے۔ اس لیے ان کی نفسانی ضرورتوں کو باعزت طریقہ سے پورا کرنے کی دوصورتیں تجویز کی گئیں۔

پہلی صورت

پہلی صورت یہ کہ ان کے آقا ان کے نکاح کر دیں۔ جیسا کہ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ ط﴾ (۷۰)

''تم میں سے جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کے نکاح کر دو اور تمہارے غلام و کنیزیں جو نیکوکار ہوں ان کے بھی۔''

وہ نادار لوگ جو زیادہ مہر دے کر آزاد عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے انہیں ترغیب دی گئی کہ وہ تھوڑے مہر پر کنیزوں سے نکاح کر لیں۔ جیسا کہ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ

۷۰۔ سورۃ نور ۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ﴾(۷۱)

''اور جو شخص تم میں سے اتنی طاقت نہ رکھتا ہو کہ شریف خاندانوں کی (آزاد) مومن عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ تمہاری کنیزوں سے نکاح کر لے۔''

یوں وہ بھی محصنات میں داخل ہو جاتی ہیں جن سے ان کو آقا کو اب حق ملکیت کی بنا پر ازدواجی تعلق کا حق باقی نہیں رہتا کیونکہ وہ اپنی مرضی سے وہ اپنا یہ حق مہر کے عوض دوسرے شخص کی طرف منتقل کر چکا ہے۔ جیسا کہ سورہ نساء کی مذکورہ آیت 25 کے اگلے حصے میں ہی اس بات کی طرف صراحت کی دی گئی ہے۔

دوسری صورت

اور دوسری صورت یہ ہے کہ خود مالک ان سے تمتع کرے۔ اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔

اولاً

اسے آزاد کر کے مہر جدید سے نکاح کرے۔

ثانیاً

آزاد کرے اور آزادی کو ہی مہر قرار دے کر نکاح کر لے اور احادیثِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے عمل مبارک سے یہی دونوں صورتیں قابل ترجیح ہیں۔

۷۱- سورہ نساء ۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً

محض ملک یمین کے حق کو ہی قید نکاح سمجھ کر تمتع کرے۔ (۷۲)

یہ تیسری صورت بھی متعدد ارشادات الٰہی کی رو سے جائز ہے جس کی تفصیل "کنیزوں سے تمتع کی اجازت" کے زیر عنوان گزر چکی ہے۔

۷۲- تفہیمات ۲/۳۷۰. بارھواں ایڈیشن ، اسلامک پبلیکیشنز لاھور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنیزوں سے جواز تمتع کی شرائط

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو عورتیں جہاد میں گرفتار ہوئی ہوں ان سے تمتع کرنے کی اسلام میں اجازت دی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کے دلائل ہم قرآن کریم سے پیش کر چکے ہیں مگر سخت جاہل ہے وہ شخص جس نے اس کا مطلب یہ سمجھ لیا ہو کہ جس طرح آج کل بے دین فوجیں دشمن کے ملک میں داخل ہونے کے بعد عورتوں کو آزادانہ پکڑتی پھرتی اور بدکاری کا کھلے عام ارتکاب کرتی ہیں۔ اسلام میں بھی ایسی ہی اجازت ہوگی۔ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ اسلام نے یہ اجازت چند شرائط کے ساتھ دی ہے۔

عورتوں کو گرفتار کرنے کی دو صورتیں

پہلی صورت

اول تو عورتوں کا پکڑنا فی نفسہ مقصود کی حیثیت نہیں رکھتا کہ خواہ مخواہ دشمن قوم کی عورتوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح پکڑ لیا جائے بلکہ عہد نبوی اور عہد خلافت راشدہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانوں کی مثالوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں دو ہی صورت میں گرفتار ہوں گی ایک تب جبکہ وہ دشمن کے لشکر میں ہوں۔

دوسری صورت

جب کوئی آبادی اسلامی فوج کا مقابلہ کرے اور شکست کھائے۔ اس صورت میں مجاہدین اسلام کے کمانڈر کو حق ہے کہ ضرورت سمجھے تو پوری آبادی کو گرفتار کر لے اور جو بچے اور عورتیں ایسی رہ جائیں جن کے سرپرست مارے گئے ہوں ان کو بھی اسلامی فوج اپنے چارج میں لے لے۔

ان دونوں صورتوں کے سوا اگر کسی اور طرح دارالحرب میں دشمن قوم کی عورتوں سے جو شخص شہوت رانی کرے گا، وہ مجرم ہوگا اور اس کی سزا پائے گا۔

جواز تمتع کی پہلی شرط

جو عورتیں گرفتار ہوں ان کو پکڑتے ہی ہر سپاہی ان کے ساتھ مباشرت کر لینے کا مجاز نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ اسلامی قانون یہ ہے کہ ایسی عورتیں حکومت کے حوالہ کر دی جائیں گی۔ اب حکومت کو اختیار ہے، چاہے تو ان کو رہا کر دے، ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دے یا پھر ان کا تبادلہ ان مسلمان قیدیوں سے کرے جو دشمن کے ہاتھ میں ہوں اور چاہے تو انہیں کنیزیں بنا کر سپاہیوں میں تقسیم کر دے۔

دوسری شرط

جو عورت اس طرح کسی ملک میں دی جائے وہ بھی اس کے ساتھ اس وقت تک مباشرت نہیں کر سکتا جب تک استبراء رحم یقین نہ ہو جائے یعنی ایک مرتبہ ایام ماہواری نہ آجائیں اور یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے اس سے پہلے تمتع حرام ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ حاملہ ثابت ہو جائے تو پھر وضع حمل تک انتظار کرنا ہوگا اس سے پہلے تمتع کی اجازت نہیں۔

تیسری شرط

جو عورت جس شخص کے حصہ میں آئے صرف وہی اس کے ساتھ تمتع کا مجاز ہوگا کسی دوسرے کو اسے ہاتھ لگانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس کنیز سے جو اولاد ہوگی وہ اس شخص کی جائز اولاد سمجھی جائے گی جس کی ملک میں عورت ہے اور اس اولاد کے قانونی حقوق بھی وہی ہوں گے جو شریعت میں صلبی اولاد کے لئے مقرر ہیں۔ مثلاً نان ونفقہ اور وراثت وغیرہ۔ صاحب اولاد ہو جانے کے بعد وہ عورت ام ولد ہو جائے گی جو فروخت یا ہبہ نہیں کی جا سکے گی اور اس مالک کے وفات پاتے ہی وہ آزاد ہو جائے گی۔

چوتھی شرط

جو عورت اس طرح کسی کی مِلک میں آئی ہو اسے اگر اس کا مالک کسی دوسرے کے نکاح میں دے دے تو پھر مالک کو اس سے دوسری خدمات لینے کا حق تو رہے گا لیکن شہوانی تعلق کا حق قطعاً نہ ہوگا کیونکہ یہ حق اس نے اپنی رضا و مرضی سے کسی دوسرے کو بذریعہ نکاح منتقل کر دیا ہے۔

پانچویں شرط

اسیران جہاد میں سے کسی عورت کو کسی شخص کی مِلک میں دے دینے کے بعد پھر حکومت بھی اسے واپس لینے کی مجاز نہ ہوگی اِلّا یہ کہ اس کی رضامندی شامل ہو اور وہ ہبہ کر دے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کسی آزاد عورت کا ولی اسے کسی کے نکاح میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے چکنے کے بعد پھر واپس لینے کے حق دار نہیں ہوتا۔

چھٹی شرط

اگر کوئی فوجی کمانڈر محض وقتی اور عارضی طور پر اپنے سپاہیوں کو قیدی عورتوں سے شہوت رانی کی اجازت دے دے اور محض کچھ وقت کے لیے انہیں فوج میں تقسیم کر دے تو یہ اسلامی قانون کی رو سے ناجائز فعل ہے۔ اس میں اور زنا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ساتویں شرط

کنیزوں سے تمتع کے جواز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ اہل کتاب سے ہی ہوں بلکہ ان کا مذہب خواہ کوئی بھی ہو جب وہ تقسیم کر دی جائیں گی تو جن کے حصہ میں وہ آئے گی وہ ان سے تمتع کر سکتے ہیں۔

آٹھویں شرط

حکومت کی طرف سے حقوق ملکیت کا با قاعدہ عطا کیا جانا ویسا ہی قانونی فعل ہے۔ جیسا کہ نکاح ایک قانونی فعل ہے لہٰذا کوئی معقول وجہ نہیں کہ جو شخص نکاح میں کسی قسم کی کراہت محسوس نہیں کرتا وہ خواہ مخواہ کنیزوں سے تمتع میں کراہت کے احساس کی بات اٹھائے۔ (۷۳)

❁❁❁

۷۳- انظر تفہیم القرآن ۱/ ۳۴۰، ۳۴۱ . طبع تعمیر انسانیت لاہور. الجہاد فی الاسلام ۲۵۴، ۲۵ . طبع ہشتم . ادارہ ترجمان لاہور. رسائل و مسائل ۱/ ۲۶۱، ۲۶۲. گیارھواں ایڈیشن ، اسلامک پبلیکیشنز لاہور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلت وحرمت کا معیار قانون الٰہی

اس میں بظاہر جو کراہت نظر آتی ہے وہ وہمی کراہت ہے وہ یوں کہ طبیعتیں چونکہ نکاح کے عام طریقے اور معروف رسم ورواج کی خوگر ہو چکی ہیں۔ اس لیے لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت اور مرد کا تعلق صرف وہی جائز ہے جس میں نکاح خواں قاضی اور دو گواہ ہوں، ایجاب وقبول ہو، حق مہر طے ہو خطبہ نکاح پڑھا جائے۔ اس کے علاوہ جو بھی صورت ہے وہ محض شہوت رانی ہے۔

حالانکہ اسلام کوئی رسمی مذہب نہیں بلکہ ایک عقلی مذہب ہے وہ رسم کو نہیں حقیقت کو دیکھتا ہے۔ نکاح سے ایک عورت جو ایک مرد کے لئے حلال ہوتی ہے تو آخر اس بناء پر حلال ہوتی ہے کہ اللہ کے قانون نے اس کو حلال کیا ہے۔ اسی طرح اگر ملک یمین کی بنا پر اللہ کا قانون اس کو حلال کر دے تو اس میں کراہت والی کون سی بات ہے؟ اور اللہ کی کتاب میں جا بجا ملک یمین کے حلال ہونے کا ذکر موجود ہے۔

مقصد نکاح اور اغراض ملک یمین

نکاح کا مقصد انسان کی شہوت رانی کو ایک حد تک محدود کرنا اور مرد وزن کے تعلق کو باقاعدہ تمدنی تعلق کی صورت میں قائم کرنا ہے۔ اسی لیے اعلان نکاح کی شرط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگائی گئی ہے تاکہ معاشرہ میں یہ بات معروف ہو جائے کہ فلاح عورت فلاں مرد کی بیوی ہے اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد اس کی جائز اولاد ہوگی۔ اس عورت کے ساتھ کسی دوسرے مرد کا ازدواجی تعلق نہیں ہو سکے گا۔

یہی سب اغراض ملک یمین سے بھی پوری ہو سکتی ہیں۔ معاشرہ میں یہ بات معروف ہوتی ہے کہ فلاں عورت فلاں مرد کی کنیز ہے وغیرہ، لہٰذا اس صورت میں بھی ایک عورت کا کسی مرد کے لئے مخصوص ہونا ویسا ہی قطعیت اور شہرت کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ جس طرح کہ نکاح کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ اولاد کی صورت میں ام ولد ہوگی تو وہ اولاد جائز اور وارث ہوگی اور مالک کی وفات پر وہ خود بخود آزاد ہو جائے گی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مِلک یمین، نکاح کی طرح باقاعدہ زوجی تعلق نہیں ہے؟

کنیزوں سے تمتع اور افضل طریقہ

ہاں مِلک یمین کے ساتھ نکاح کئے بغیر ہی تمتع کی صورت میں ایک کراہت ضرور ہے کہ اس طرح وہ کنیز ہی رہتی ہے اور اسے محصنات کے برابر مرتبہ نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فضیلت اس طریقے کو دی ہے۔ کہ پہلے کنیز کو آزاد کیا جائے۔ اور معروف طریقہ سے نکاح کر کے اسے اپنی زوجیت میں لے لیا جائے تاکہ اس میں عزت نفس کا وہ احساس پیدا ہو جائے جو آزاد عورتوں میں ہوتا ہے۔ اور مساویانہ حیثیت سے معاشرہ میں داخل ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے ام المؤمنین حضرت صفیہ وجویریہ رضی اللہ عنہما کو اسی طرح پہلے آزاد کیا اور پھر نکاح کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا اور انہیں ام المؤمنین ہونے کا درجہ پر فائز کر دینا، خود اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا مقصد اسلامی معاشرہ میں کنیزوں کے لئے عزت کی جگہ پیدا کرنا تھا اور آپ ﷺ خود اپنے عمل سے مسلمانوں کو یہ تعلیم دینا چاہتے تھے کہ انسانی برادری کے اس بدقسمت گروہ کے ساتھ ان کو کیا سلوک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیے۔

کنیزوں سے جواز تمتع کی شرائط سامنے رکھیں اور موازنہ کریں اور دیکھیں کہ ایسے مہذب و پاکیزہ اور باضابطہ طریقہ سے آخر موجودہ زمانہ کی نام ونہاد ''مہذب'' فوجوں کے اس طریقہ کو کیا نسبت ہوسکتی ہے؟ جو مفتوحہ علاقہ میں گھس کر ہر طرف عصمت دری کا طوفان برپا کر دیتی ہیں۔ اور شہوت رانی میں ظلم و بہیمیت اور بے حیائی وسنگدلی کے وہ کارنامے انجام دیتی ہیں۔ جن کی ایک معمولی سی جھلک ہم نے صرف ایک ہی جنگ کے دوران لاکھوں ناجائز بچوں کی شکل میں پیش کی تھی۔

کنیزوں سے تمتع میں عدم حد بندی

کنیزوں سے جواز تمتع کے سلسلہ میں ہی ایک بات یہ بھی ہے کہ عورتوں سے نکاح کے لئے تو اسلامی شریعت نے چار بیویوں کی حد مقرر کی ہے لیکن کنیزوں کے لیے کوئی حد مقرر نہیں۔

حد کے مقرر نہ کئے جانے کی وجہ سے دراصل یہ ہے کہ کنیزوں سے تمتع کی اجازت جن اہم تمدنی مصالح کی بناء پر دی گئی ہے۔ وہ تعداد کے تعین سے فوت ہو جاتے ہیں کیونکہ اس امر کا تعین نہیں کیا جا سکتا کہ کس زمانے اور کس لڑائی میں کتنی عورتیں سبایا یا کنیزوں کی حیثیت سے دارالسلام میں آئیں گی اور ایک خاص وقت میں مسلمان آبادی میں کنیزوں کا تناسب کس قدر ہوگا۔ اب اگر تمتع کی اجازت دینے کا مقصد ہی عورتوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کے تمدنی خطرات کا سد باب تھا تو پھر غور کریں کہ اضافہ کی مقدار متعین نہ ہونے کی صورت میں تمتع کی حد کا تعین آخر کس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کیا جا سکتا اور پھر جس حکیم نے یہ قانون بنایا ہے وہ یک چشم نہیں ہے کہ ایک وقت میں معاملہ کے ایک ہی رخ کو دیکھ سکتا ہو۔ اس کی حاوی نگاہ بیک وقت تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ اسی لئے اس سے قانون وضع کرنے میں وہ بے اعتدالی صادر نہیں ہوئی جس کے صادر ہونے کی شکایت انسان نے اس سے کی ہے۔ شارع حکیم نے یہ قانون تو انسان کی بھلائی کے لیے بنایا ہے۔ اور اس میں جو سہولتیں یا گنجائشیں رکھی ہیں وہ ان حقیقی ضرورتوں کے لئے رکھی ہیں جو عموماً انسان کو پیش آتی یا پیش آ سکتی ہیں۔

اب اگر کوئی شخص ان گنجائشوں سے غلط فائدہ اٹھائے ہوئے اپنے گھر میں راجہ اندر بن جائے اور بے شمار کنیزوں کے جھرمٹ میں بس رات دن داد عیش ہی دیتا رہے تو یہ اس کی نافہمی یا شرارت نفس ہے کیونکہ شارع نے یہ گنجائش ان اغراض کے لیے ہرگز نہیں دی تھی بلکہ حد کے عدم تعین کا اصل مقصد صرف یہ تھا کہ اگر کبھی غیر معمولی حالات پیش آ جانے کی وجہ سے معاشرہ میں عورتوں کی تعداد یکا یک بہت بڑھ جائے تو اسکو آسانی کے ساتھ جذب کیا جا سکے اور اخلاقی مفاسد نہ پھیلنے پائیں۔ اس غرض کے لئے کئی صورتیں رکھی گئیں کہ کنیزوں کے نکاح غلاموں سے کر دیئے جائیں یا کم استطاعت آزاد مردوں سے کر دیئے جائیں یا انہیں آزاد کر کے مالک خود نکاح کر لے یا آزادی دیئے بغیر تمتع کریں۔

کنیزوں کی تعداد میں عدم تعین کی غرض تو صرف یہ تھی اب اگر کوئی شخص اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ اسلامی قانون کا تو قصور نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنیزوں یا غلاموں کے بیع و شراء کا جواز

ملکیت کے تمام دوسرے حقوق کی طرح وہ مالکانہ حقوق بھی قابل انتقال ہیں جو کسی شخص کو از روئے قانون حکومت نے کسی اسیر پر عطا کئے ہوں سوائے ام ولد کے۔ یعنی غلاموں یا کنیزوں کے بیچنے کی بھی بعض شکلوں میں اجازت ہے۔ مثلاً کوئی شخص مفلس ہو گیا ہے اور غلام و کنیز رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا یا ضرورت سے زائد غلام و کنیز جمع ہو گئے ہوں یا ان میں سے کسی کو پسند نہیں کرتا۔

بیچنے کی اجازت دراصل اس معنی میں ہے کہ اسیران جہاد میں سے اگر کوئی غلام یا کنیز مالک سے درخواست کرے کہ وہ محنت مزدوری کر کے اپنے فدیئے کی رقم فراہم کرنا چاہتا ہے تو مالک اس کی درخواست کو رد کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ جیسا کہ سورہ نور میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ﴾ (۷۴)

''اور تمہارے ملک یمین (غلاموں یا کنیزوں) میں سے جو کوئی تم سے تحریر لینا چاہے تو اس کو (فدیہ کی رقم و مدت کی) تحریر دے دو اگر تم ان میں بھلائی پاتے ہو۔''

۷۴- سورہ نور۔ ۳۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ارشاد کی رو سے اسے ایک خاص مدت کے لئے مہلت دینا ہوگی اور اس مدت میں وہ فدیہ کی رقم ادا کردے تو اسے آزاد کردینا پڑے گا۔

ایک شخص کو ان سے فدیہ وصول کرنے اور فدیہ وصول نہ ہونے تک ان سے خدمت لینے کا جو حق حاصل ہے اسے وہ کسی سے معاوضہ لے کر اس کی طرف منتقل کر دیتا ہے تو غلاموں اور کنیزوں کی بیع وشراء کی اجازت دراصل اسی معنی میں ہے۔

اب اگر کوئی آوارہ مزاج شخص کنیزیں خرید خرید کر حویلی بھر لے اور جب دل بھر جائے تو انہیں بیچ کر اور لے آئے تو یہ اس کی نافہمی وشرارت نفس ہے۔ ایسے چند لوگوں کی غلط کاریوں کو دیکھتے ہوئے کہ وہ اس قانونی حق سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے اور حقیقی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے خرید وفروخت ممنوع کر دی جاتی تو یہ قانون کا نقص ہوتا۔ پھر ایسی برائیوں کے امکانات جس طرح ملک یمین سے تمتع کے جواز، اس کی عدم تعین اور ان کی بیع وشراء کے جواز میں پائے جاتے ہیں۔ ویسے ہی آزادوں کے نکاح و طلاق کے قانون میں بھی تو ہیں۔ اگر کوئی شریر آدمی "جائز زنا کاری" پر اتر آئے تو وہ روز ایک نئی عورت سے چند روپوں کے عوض نکاح کر سکتا ہے اور اسے طلاق دے کر دوسرے دن کسی دوسری کو تلاش کر سکتا ہے پھر کیا ایسی انفرادی شرارتوں کے خوف سے یہ صحیح ہوگا کہ طلاق اور نکاح کے قانون میں ایسی بندشیں بڑھا دی جائیں جن سے عام لوگوں کی زندگی تنگ ہو جائے گی بعینہ غلاموں اور کنیزوں کی بیع وشراء کا معاملہ بھی ہے۔

انفرادی شرارتوں اور موہوم خدشات کے پیش نظر واقعی ضروریات سے صرف نظر نہیں کیا گیا اور ان کی خرید وفروخت کو قانونا بند کرنے کی بجائے جائز رکھا گیا ہے کیونکہ اس قسم کی انفرادی غلطیوں کے امکان یا وقوع کے ڈر سے قانون میں ایسی تنگی پیدا کر دینا جس سے عام لوگوں کی حقیقی ضرورتیں پوری ہونے میں مشکلات واقع ہوں کسی حکیم کا کام نہیں ہو سکتا۔ (۷۵)

۷۵- تفہمات ۲/۳۷۹، ۳۸۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا غیر شادی شدہ مالکہ اپنے غلام سے تمتع کر سکتی ہے؟

ایک اہم سوال

کنیزوں سے متعلقہ امور میں سے ہی ایک سوال یہ بھی کیا جا سکتا ہے اگر ملکیت کی بنا پر مالک کو حق تمتع حاصل ہو جاتا ہے تو ایک غلام کی مالکہ جو غیر شادی شدہ ہو اسے بھی اپنے غلام سے استفادے کا موقع کیوں حاصل نہیں۔ جبکہ مخلوط نسل کی پیدائش کو روکنے کے لئے وہ مانعات حمل استعمال کر سکتی ہے؟

جواب

بات دراصل یہ ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ حلال و جائز قرار دے اس میں یقیناً مسلمانوں کی کوئی نہ کوئی بہتری ہوتی ہے اور جن امور میں مسلمانوں کو کسی بھی طرف سے ضرر پہنچنے کا احتمال ہو اسے اللہ تو جانتا ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ ان کے لئے جائز ہی نہیں کئے جاتے۔ یہی اصول اس معاملہ میں بھی کارفرما ہے کہ عورتوں کو اپنے غلاموں سے تمتع کرنے کا حق ہی نہیں دیا گیا بلکہ یہ صرف مردوں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ مِلک یمین کنیزوں سے تمتع کے جواز کے جو چھ دلائل ذکر کئے جا چکے ہیں۔ ان آیات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر نظر ثانی کر کے دیکھیں۔ان سبھی مقامات پر ملک یمین کی بنا پر تمتع کا حق صرف مردوں ہی کو دیا گیا ہے اور خطاب بھی انہی سے ہے، عورتوں سے نہیں۔

پہلی وجہ

ازدواجی تعلق کے معاملہ میں عورت اور مرد کے درمیان ہمیشہ سے انسان نے فرق کیا ہے اور یہ امتیاز وفرق خود اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ (جس کی تفصیل مولانا مودودیؒ کی کتاب ''پردہ'' کے باب ''قوانین فطرت'' میں بالتفصیل دیکھی جاسکتی ہے)

عورت میں عصمت کا احساس مرد سے زیادہ ہوتا ہے۔عورت سے باعصمت رہنے کی توقع بھی مرد کی بہ نسبت زیادہ کی جاتی ہے اور اس کی عصمت کو اہمیت بھی مرد کی عصمت کی بہ نسبت زیادہ دی جاتی ہے اگر مرد فحش کاری کا مرتکب ہو تو اس کو اتنی بری نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا جس سے عورت کا فاحشہ گری کو دیکھا جاتا ہے۔عورت کی قدر و قیمت ازالہ بکارت کے بعد آدھی رہ جاتی ہے مگر مرد دس بیویاں بھی کر چکا ہو تو اس کی قدر و قیمت میں کوئی خاص فرق نہیں آتا۔

عورت اگر کسی قوم کے مرد کے پاس چلی جاتی ہے تو اس کی ساری قوم اس کو اپنے لئے بے عزتی سمجھتی ہے لیکن مرد کا غیر قوم کی عورت سے تعلق پیدا کرنا کچھ معیوب نہیں سمجھا جاتا۔یہ انسانی فطرت ہے اور اس کو اسلام نے ایک حد تک ملحوظ رکھا ہے مگر جب یہ چیز جہالت کی حد تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کو پامال کرنے میں بھی کوئی تامل نہیں کرتا۔مثلاً اسلام مردوں کو کتابیہ عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتا ہے مگر عورتوں کو اہل کتاب سے نکاح کی اجازت نہیں دی گئی جس کی وجوہات میں سے انسانی فطرت کا لحاظ بھی ہے لیکن اگر کوئی یہودی یا نصرانی مسلمان ہو جائے تو اسلام بلا تامل اس کے ساتھ نکاح کرنے کی ہر مسلمان کو اجازت دیتا ہے، خواہ وہ کیسے ہی شریف گھرانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ محض نومسلم ہونے کی بنا پر اس سے نکاح کو مکروہ سمجھنا اسلام کی نگاہ میں خود مکروہ ہے۔

اس قاعدے کو اگر سمجھ لیا جائے تو یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسلام نے عورت کو اپنے غلام سے تمتع کی اجازت کیوں نہیں دی۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مسلمان عورت ایسا کرے تو معاشرے میں اس کی قدر و قیمت گھٹ جائے گی اوراس کے بعد اگر وہ اس غلام سے قطع تعلق کر کے کسی شخص سے نکاح کرنا چاہے تو امید نہیں کی جاسکتی کہ کوئی مرد اسے قبول کرے گا۔

یہی نہیں بلکہ اگر عورت اپنے غلام سے تمتع کرے تو خود اس کے اپنے خاندان میں اس کا وقار اور قدر و قیمت گھٹ جانے کا خدشہ ہے۔ اس لئے کہ عورت کو عائلی زندگی میں جو وزن حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس کے شوہر کی بدولت ہوا کرتا ہے۔ جب شوہر ہی خود غلام ہو جس کو آزاد مرد کا سا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا تو پھر اس عورت کا کیا مقام اور وزن ہوگا۔

اس حد تک اسلام نے فطرت انسانی کی رعایت ملحوظ رکھی ہے لیکن اگر کوئی غلام آزاد کر دیا گیا ہو تو شریف سے شریف خاندان کی عورت کا اس سے بھی نکاح ہوسکتا ہے۔ حتی کہ خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام سے کیا۔

دوسری وجہ:

عورت کو غلام سے تمتع کی اجازت نہ دینے کی دوسری اور اہم وجہ یہ ہے کہ ملک یمین مرد کے لیے تو بمنزلہ نکاح ہوسکتا ہے مگر عورت کے لئے نہیں ہوسکتا۔ اسلام نے خانگی زندگی کے لئے جو قانون مقرر کیا ہے اس کا اصل الاصول یہ ہے کہ مرد کو عورت پر قوام ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ علی النساء﴾ (۷۶)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔''

اسی لئے عورت کا مہر مرد پر واجب ہو گیا ہے اور عورت پر مرد کو اقتدار کا درجہ دیا گیا ہے

﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ (۷۷)

''البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔''

تا کہ وہ عورت کی خبر گیری اور حفاظت کرے اور اپنے گھر میں حاکمانہ قوت استعمال کر سکے جو خانگی زندگی کے نظام کو درست رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

یہ مصلحت عظمیٰ غلام سے تمتع کرنے کی صورت میں فوت ہو جاتی ہے۔ اپنے غلام سے کسی عورت کا تعلق شہوانی اغراض کو تو پورا کر سکتا ہے مگر اسلامی نظام تمدن کے اندر ان دوسری اغراض کو پورا نہیں کر سکتا جن کو شریعت نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق میں ملحوظ رکھنا ضروری سمجھا ہے کیونکہ اس صورت میں مرد غلام ہونے کی حیثیت سے عورت کے تابع فرماں ہو گا اور اسے گھر میں وہ اقتدار حاصل نہ ہو سکے گا جو اخلاق و معاملات کی نگرانی کے لئے اور خانگی نظام کو درست رکھنے کے لئے مدد ہونے کی حیثیت سے اسے حاصل ہونا چاہیے۔ (۷۸)

یہ تو تھیں کنیزوں کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی قانون کے اصلاحی ضابطے اس طرح مسئلہ غلامی کے تقریباً سبھی گوشے اور ان کی سب تعلیمات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ غلامی کو اسلام میں کوئی پسندیدہ چیز نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ غلاموں کی رہائی اور آزادی ہی مرغوب و محبوب ہے۔

۷۶۔ سورۃ نساء۔ ۳۴

۷۷۔ سورہ بقرہ ۲۲۸

۷۸۔ تفہیمات ۲، ۳۷۶، ۳۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آغاز غلامی کا سبب

اب ایک سوال کیا جا سکتا ہے کہ اسلام نے غلامی کو جائز ہی کیوں رکھا اور اسے شروع سے ہی قطعاً موقوف وممنوع کیوں نہ کر دیا؟

تبدیلی حالات

آج کل کے حالات میں مسئلہ غلامی کو سمجھنے میں لوگوں کو قدرے دقت پیش آتی ہے۔ یہ سوال اور بھی خلش کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ آج غیر مسلم قوموں میں اسیران جنگ کو غلام بنانے کی رسم موقوف ہو چکی ہے۔ اسیران جنگ کے تبادلہ کا طریقہ عام طور پر دنیا میں رائج ہو چکا ہے۔ وہ حالات باقی نہیں رہے کہ جن سے اسلام کو شروع میں سابقہ پڑا تھا اور جن میں اسیران جہاد کو غلام بنا کر رکھنے پر مسلمان مجبور ہوتے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ بادی النظر میں تو غلامی کے اسلامی قانون کا جواز تسلیم کرنے میں قدرے تامل ہوتا ہے لیکن اگر آج سے ڈیڑھ دو سو سال پہلے تک کی دنیا کے حالات پر نظر رکھی جائے تو بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ اسلامی قانون میں غلامی کے لئے جو گنجائش رکھی گئی ہے، وہ بے جا نہیں۔

دراصل قدیم زمانے سے لے کر اٹھارہویں صدی تک عیسوی کے آغاز تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسیران جنگ کو غلام بنا کر رکھنے اور ان کی خرید و فروخت کا طریقہ رائج تھا اور بہت کم ہی ایسا ہوتا کہ دو متحارب سلطنتیں صلح کے بعد اسیروں کا تبادلہ کرتیں یا انہیں فدیہ دے کر چھڑاتیں۔

ان حالات میں اسلام نے دنیا کے سامنے یہ قانون پیش کیا کہ جو لوگ جنگ میں قید ہوں ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دو یا اسیران جنگ سے تبادلہ کرلو یا بطریق احسان رہا کردو لیکن اس اصلاحی تعلیم کا نفاذ تنہا مسلمانوں کے عمل ہی سے نہیں ہوسکتا تھا بلکہ اس کے لئے ان غیر مسلم قوموں کا راضی ہونا بھی ضروری تھا جن سے مسلمانوں کو جنگ پیش آتی تھی اور وہ اس وقت اس اصلاح کو قبول کرنے پر آمادہ نہ تھیں نہ اس کے بعد بارہ صدیوں تک آمادہ ہوئیں۔ اس لئے اسلام نے بدرجہ آخر اس کی اجازت دی کہ دشمن کے اسیران جنگ کو اسی طرح غلام بنا کر رکھا جائے جس طرح دوسری قومیں مسلمانوں کے اسیران جنگ کو رکھتی ہیں۔ (۷۹)

عدم تبادلۂ اسیراں کی مجبوری

دوسری قوموں کے کردار اور عدم تبادلۂ اسیران کے رواج کی مجبوری سے اسلام نے بھی غیر مسلم قیدیوں کو اسی طرح غلام بنائے رکھنے کی اجازت تو دے دی جس طرح کہ اس کے اپنے ماننے والے غلام بنا کر رکھے جاتے تھے مگر پھر ان کی اصلاح کے لئے وہ اقدامات کئے جن کی تفصیلات گزر چکی ہیں اور غیر مسلم اقوام کو ان اصلاحات کی آج تک بھی توفیق نہیں ہوسکی۔

بہتر صورت

جب قیدیوں کے تبادلے کا رواج نہ تھا تو بقول مفتی محمد شفیعؒ بہت سی صورتیں ایسی

۷۹- تفہیمات ۲/ ۳۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہیں جن میں قیدیوں کو غلام بنانے سے بہتر دوسرا کوئی راستہ نہیں ہوتا کیونکہ اگر غلام نہ بنایا جائے تو پھر عقلاً صرف تین ہی صورتیں ممکن ہیں۔

۱- یا تو انہیں آزاد چھوڑ دیا جائے۔

۲- یا دائمی قیدی بنا کر رکھا جائے۔

۳- یا قتل کر دیا جائے۔

اور بسا اوقات یہ تینوں صورتیں مصلحت کے خلاف ہوتی ہیں۔ آزاد چھوڑ دینے میں بعض مرتبہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ دارالحرب میں پہنچ کر وہ مسلمانوں کے لئے دوبارہ عظیم خطرہ بن جائیں گے۔

اور قتل کرنا اس لئے مناسب نہیں ہوتا کہ قیدی اچھی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اب دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

۱۔ یا تو اسے دائمی قیدی بنا کر آجکل کی طرح کسی الگ تھلگ جزیرے میں ڈال دیا جائے۔

۲۔ یا پھر انہیں غلام بنا کر ان کی صلاحیتوں سے کام لیا جائے۔ اور ان کے حقوق کی پوری نگہداشت کی جائے۔

ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ ان میں سے بہتر صورت کونسی ہو سکتی ہے۔ بالخصوص جبکہ غلاموں کے حقوق کے بارے میں اسلام کا نظریہ وہ ہے جو کہ پیش کیا جا چکا ہے۔ (۸۰) آگے چل کر وہ لکھتے ہیں۔

> ''قیدیوں کو غلام بنا کر رکھنے کی اجازت بھی اس وقت تک ہے جب تک اس کے خلاف دشمنوں سے کوئی معاہدہ نہ ہو اور اگر دشمنوں سے یہ معاہدہ ہو جائے کہ نہ وہ ہمارے قیدیوں کو غلام بنائیں گے نہ ہم ان کے قیدیوں کو تو پھر اس معاہدہ کو پابندی لازمی ہوگی۔ ہمارے زمانے میں دنیا

۸۰- معارف القرآن ۸/۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بہت سے ملکوں نے ایسا معاہدہ کیا ہوا ہے۔ لہٰذا جو اسلامی ملک اس معاہدے میں شریک ہیں۔ ان کے لئے غلام بنانا اس وقت تک جائز نہیں۔ جب تک یہ معاہدہ قائم ہے۔"(۸۱)

اسلام کا غلامی کو موقوف نہ کرنے کی وجہ

اب رہی یہ بات کہ اسلام نے غلامی کو قطعاً ممنوع و موقوف ہی کیوں نہ کر دیا؟

اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ اسلام نے اسے محض ایک جنگی ضرورت کی حیثیت سے باقی رکھا ہے اور یہ ضرورت پر ایسے موقع پر پیش آ سکتی ہے جبکہ ہمارا کسی دشمن سے اسیران جنگ کے تبادلے یا فدیے پر رہائی کا معاہدہ نہ ہو سکے اور ہماری حکومت جنگی قیدیوں کو بلا فدیہ و بلا مبادلہ چھوڑ دینا ملکی مصالح کے خلاف سمجھے۔ شاذ مواقع سے قطع نظر کر کے دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں اٹھارویں صدی عیسوی تک اسیران جنگ کے تبادلے کا طریقہ رائج نہ تھا اور نہ اس امر کا کوئی امکان تھا کہ مسلمان حکومتیں دشمن کے جنگی قیدیوں کو چھوڑ کر اپنے جنگی قیدیوں کو چھڑا سکتیں اور اب اگر دنیا میں تبادلہ اسیران جنگ کا طریقہ رائج بھی ہوا ہے تو وہ کسی مذہبی حکم کی بنا پر نہیں بلکہ ایک مصلحت کی بنا پر ہے۔ جسے کوئی قوم جب چاہے نظر انداز کر سکتی ہے۔

آج بھی یہ ناممکن نہیں ہے کہ ہمارا کسی ہٹ دھرم دشمن سے سابقہ پیش آ جائے جو تبادلہ کی تجویز کو ٹھکرا دے اور ہمارے قیدیوں کو کسی شرط پر بھی چھوڑنے کے لئے راضی نہ ہو۔

اب آپ سوچیں کہ اگر اسلام ہمیں بہر حال جنگی قیدیوں کی رہائی کا پابند کر دیتا

۸۱- معارف القرآن ۸/۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو کیا یہ حکم ہمارے لئے وجہ مصیبت نہ بن جاتا؟ کیا کوئی بھی قوم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس نقصان کی متحمل ہوسکتی ہے کہ یہ لڑائی میں اس کے آدمی دشمن کے پاس قید ہوتے رہیں اور وہ دشمن کے آدمیوں کو چھوڑتی چلی جائے؟

کیا کوئی دشمن بھی ایسا بیوقوف ہوسکتا ہے؟ کہ وہ ہم سے اسیروں کے تبادلے کا معاہدہ کرنے پر آمادہ ہو جبکہ اسے یہ اطمینان ہو کہ ہم بہر حال اپنے مذہبی احکام کی بنا پر اس کے آدمیوں کو چھوڑنے پر مجبور ہیں؟

عمر قید اور غلامی

یہاں ایک اور بات بھی غور طلب ہے۔ کہ کسی شخص کو عمر بھر جیل میں رکھنا یا اس جبری محنت لینا اور اسے موجودہ دور کے انسانی باڑوں میں رکھنا آخر کس دلیل کی بناء پر غلامی سے بہتر سمجھا جاسکتا ہے؟

غلامی میں تو نسبتاً اس سے زیادہ آزادی حاصل رہتی ہے۔ آدمی کو شادی بیاہ کا موقع مل جاتا ہے۔ ایک آدمی کو براہ راست ایک آدمی سے واسطہ پڑتا ہے جس میں زیادہ انسانی سلوک کا امکان ہے اور ایک غلام اپنے آقا کو خوش کر کے یا اسے فدیہ دے کر آزادی حاصل کرسکتا ہے۔

اب پہلے ذرا اس سلوک کا مطالعہ بھی کر لیجئے جو روس اور جرمنی میں دشمن کے قیدیوں کے ساتھ نہیں بلکہ خود اپنے ملک کے سیاسی ''مجرمین'' کے ساتھ بھی کیا گیا۔ پھر فیصلہ کیجئے کہ اگر کبھی کسی ایسے دشمن سے مسلمانوں کا سابقہ پیش آجائے اور وہ ہمارے قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک کرنے لگے تو کیا اس کے جواب میں ہم کو بھی وہی وحشیانہ سلوک کرنا چاہیے یا اس سے بہتر اور زیادہ مبنی پر انسانیت سلوک وہ ہے جو اسلام نے ہمیں غلاموں کے ساتھ کرنے کی اجازت اور ہدایت دی ہے۔ (۸۲)

۸۲- رسائل و مسائل ۔ ۲/ ۲۸۸ ۔ ۲۹۰ انیسویں ایڈیشن اسلامک پبلیکیشنز لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض! آج سے ڈیڑھ دو سو برس پہلے تک کی دنیا کے حالات پر نظر رکھی جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی قانون میں غلامی کے لئے جو گنجائش رکھی گئی اور اسے سرے سے ہی موقوف نہیں کر دیا گیا، وہ بے جا نہیں ہے۔

یہ دراصل قرآن کریم کا کمال حکمت ہے کہ اس نے غلامی کے مسئلہ میں ایسا حکم دیا جس میں وقت کے حالات کی رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی تھی اور آئندہ کے لئے ایک اصلاحی قانون بھی بنا دیا گیا تھا تا کہ جب حالات بدل جائیں (اور تبادلہ اسیران کے معاہدہ کا رواج عام ہو جائے) تو خود بخود دنیا قانون نافذ ہو جائے۔ (۸۳)

اور اسی کمال حکمت پر مبنی قانون کی برکت سے آج رسم غلامی کا تقریباً خاتمہ ہی ہو چکا ہے اور اسلام کو اس سے کوئی شکایت بھی نہیں بلکہ یہ خاتمہ تو عین اس کی منشاء ہے لیکن کبھی حالات مسلمان کو کسی ایسے موڑ پر لے بھی آئیں جہاں انہیں مجبوراً غلامی کے جواز پر عمل کرنا پڑے تو انہیں ان کے قانون نے اس کی بھی حسب موقع و حیثیت و ضرورت اجازت دی ہے اور یہی دو حرفی بات اسلام کے ''مسئلہ غلامی'' کا نچوڑ ہے۔ (۸۴)

❁❁❁

۸۳- تفہیمات ۲/۳۵۵ طبع دوازدھم

۸۴- شبہات حول الاسلام ، محمد قطب (اردو میں: اسلام اور جدید ذہن کے شبہات ص ۵۷، ۱۰۹ طبع 1.1.F.S.O

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ فلسطین و قبلہ اوّل

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی توجہ موجودہ دور میں امت اسلامیہ کے اہم ترین مسئلہ کی طرف مبذول کرادیں اور مسئلہ کسی ایک ملک، کسی ایک علاقہ اور کسی ایک زبان کے لوگوں کا نہیں ہے۔ اور وہ مسئلہ نہ تو بلاد عرب کے باسیوں کے ساتھ خاص ہے اور نہ ہی بلاد عجم کے باشندوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ مسئلہ گورے کا ہے نہ کالے کا، بلکہ وہ مسئلہ ہے ہر ایمان والے کا۔ وہ اس کرہ ارضی کے مشرقی کنارے پر بس رہا ہو یا مغربی افق کے سائے جی رہا ہو۔ وہ اس جہان تگ و بو کے انتہائی شمال میں مقیم ہو یا اس دنیائے آب وگل کے انتہائی جنوب میں کہیں قیام پذیر ہو۔ یہ مسئلہ ہر اس مسلمان کا ہے جو " لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ " پڑھتا ہے۔ یہ مسئلہ ہے ہر اس مؤمن کا جو صرف ایک اللہ کی ذات بابرکات کو اپنا خالق و مالک اور معبود مسجود مانتا ہے۔ اس کے قدسی نفوس فرشتوں، اس کی نازل کردہ آسمانی کتابوں اور اس کے فرستادہ انبیاورسل پر ایمان رکھتا ہے جو قیامت پر یقین رکھتا اور تقدیر خیر و شر کو اللہ کی طرف سے جانتا ہے یہ مسئلہ مسلمانوں کا اپنا اور مشترکہ ہے اور وہ ہے فلسطین اور مسلمانوں کے قبلہ اول کا مسئلہ۔

اصل موضوع کی طرف آنے سے پہلے آیئے ذرا اس کا پس منظر بھی دیکھتے چلیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ وپس منظر

شروع میں نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فلسطین میں واقع بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کی دلی تمنا یہ تھی کہ اپنے جدامجد حضرت ابراہیمؑ کے تعمیر کردہ ''بیت اللہ'' کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت مل جائے اور اس تمنا سے بھرپور نگاہیں بارگاہ الٰہی کی طرف اٹھ جاتیں حتیٰ کہ قرآن کریم میں سورہ بقرہ کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں ارشاد الٰہی ہے۔

﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ (۸۵)

''(اے میرے محبوب پیغمبر!) ہم نے آپ کا آسمان کی طرف رخ پھیرنا دیکھ لیا ہے اب ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں گے آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور تم سب جہاں کہیں بھی ہوا کرو۔ اپنا منہ اسی (بیت اللہ) کی طرف ہی پھیر لیا کرو۔''

اس آیت کے نزول کے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ کی دلی تمنا و آرزو پوری ہوگئی اور آپ ﷺ کو قبلہ ابراہیمی، خانہ کعبہ، کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت مل گئی اور قیامت تک کے لئے بیت اللہ شریف مسلمانوں کا قبلہ قرار پایا۔

۸۵- سورہ بقرہ . ۱۴۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی قبلہ اور صحابہ کرام کا جذبۂ اطاعت

نبی اکرم ﷺ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس حکم پر فوراً عمل کیا اور یہ حکم ملنے پر صحیح بخاری میں مذکورہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے جو پہلی نماز ادا فرمائی وہ نماز عصر تھی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی۔ ان میں سے ہی ایک شخص کا گزر کسی ایک مسجد کے پاس سے ہوا وہاں لوگ اس وقت رکوع کی حالت میں تھے اور وہ قبلہ اول (بیت المقدس) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس شخص نے کہا:

﴿ اَشْهَدُ بِاللهِ ، لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ ﴾

''اللہ کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ خود میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف (مکہ مکرمہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔''

یہ سننا ہی تھا کہ وہ لوگ اسی وقت ہی کعبہ شریف کی طرف گھوم گئے۔ (۸۶)

سبحان اللہ، کیا جذبۂ اطاعت تھا۔ ان قدسی نفوس صحابہ نے چند لمحات کے لئے بھی پس و پیش نہیں کیا اور تحویل قبلہ جیسے عظیم انقلابی اور آزمائشی حکم پر فوراً عمل پیرا ہو گئے۔

۸۶۔ بخاری شریف بحوالہ تفسیر قرطبی ۱۴۷ طبع مصر بخاری مع الفتح ۸/۲۰.۲۱ حدیث (۴۴۸۶) تفسیر ابن کثیر اردو ۱/۲۲۲ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر واحد اور تحویل قبلہ

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف تحویل قبلہ کا یہ حکم سنتے ہی مسجد بنی حارثہ کے لوگوں نے جب فوری طور پر اسے اپنا لیا اور اپنے منہ کعبہ شریف کی طرف پھیر لئے تو اس واقعہ کو سن کر بنی حارثہ کے ایک شخص کے بقول نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا۔

﴿اُولٰئِکَ رِجَالٌ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ﴾

''وہ ایسے لوگ ہیں جو (واقعی) غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔''

یہ خبر واحد کی تصدیق اور اس پر عمل تھا جس پر نبی اکرم ﷺ نے ان کے ''ایمان بالغیب'' کی شہادت عنایت فرمائی تھی۔ اب اگر کوئی شخص خبر واحد کی حجیت کا انکار کرے اور خبر واحد کی بنا پر کسی امر عقیدہ کو قبول کرنے والوں کو گناہ گار قرار دے تو اس کے پاس اس واقعہ کا کیا جواب ہے؟

امام قرطبی رحمہ اللہ

ایسے ہی امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں خبر واحد پر عمل کے واجب ہونے کا تذکرہ فرمایا ہے جو کہ سورہ بقرہ کی اس آیت مبینہ کے ضمن میں ہے

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ﴾ (۸۷)

''جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں درآں حالانکہ ہم انہیں سب انسانوں کی راہنمائی کے لئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔''

۸۷- سورہ بقرہ. ۱۵۹ تفسیر قرطبی ۲/۱۸۵، ۱۸۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دیگر متعدد دلائل کی طرح یہ آیت بھی خبر واحد کی حجیت پر دال اور لمحہ فکر یہ ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ خالص علمی نوعیت کا ہے لہٰذا ہم اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہیے۔

مسجد القبلتین

تحویل قبلہ کے سلسلہ میں ہی بعض مفسرین کرام کا بیان ہے کہ جب قبلہ بدلنے کی مذکورہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت نبی اکرم ﷺ مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ دو رکعتیں ادا کر چکے تھے اور دو رکعتیں ابھی باقی تھیں اور باقی دو رکعتیں آپ ﷺ نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے ادا فرمائیں۔ اسی وجہ سے ہی اس مسجد کا نام ہی ''مسجد القبلتین''یعنی دو قبلوں والی مسجد پڑ گیا ہے۔

بے وقوفوں کی چہ میگویاں:

تحویل قبلہ کا یہ حکم نازل ہونے اور تمام مسلمانوں کے اسے فوری طور پر قبول کرنے اور اپنا لینے کے ساتھ ہی مشرکین قریش، علماء یہود اور باطل پرست وضعیف العقیدہ منافقین باتیں بنانے لگے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ شخص (یعنی نبی اکرم ﷺ) کبھی اسے قبلہ کہتا ہے اور کبھی اسے؟

قرآن کریم کے دوسرے پارے کا آغاز اسی بات اور اس کی تردید سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا.﴾

''عنقریب نادان و بے وقوف لوگ کہیں گے جس قبلہ پر یہ (آج تک) تھے اس سے انہیں کس چیز نے ہٹایا۔''

اور ان کی انہی چہ میگوئیوں کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ط يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. ﴾ (۸۸)

''ان سے کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور وہ جسے چاہے سیدھی راہ کی ہدایت کر دیتا ہے۔''

تحویل قبلہ کی غرض و غایت

اللہ تعالیٰ نے تحویل قبلہ کی اصل غرض و غایت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط ﴾ (۸۹)

''جس قبلہ پر آپ پہلے سے تھے اسے ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول ﷺ کا سچا تابعدار کون ہے؟ اور وہ کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پر پھر جاتا ہے گویا یہ (آزمائش) بڑی مشکل ہے مگر جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں۔''

ان آیات و احادیث میں جس قبلہ اول کا بار بار تذکرہ آتا ہے وہ کون سا قبلہ ہے؟ یہ نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کا وہ قبلہ اول ''بیت المقدس'' ہے جس کی طرف منہ کر کے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے دو چار نمازیں نہیں دو چار دنوں، دو چار ہفتوں حتی کہ دو چار ماہ کی نمازیں بھی نہیں بلکہ صحیح بخاری شریف کی حدیث کے حوالہ کے مطابق سولہ یا سترہ ماہ (یعنی تقریباً ڈیڑھ سال) کی نمازیں ادا

۸۸- سورہ بقرہ: ۱۴۲۔

۸۹- سورہ بقرہ: ۱۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں۔ (۹۰)

وہ قبلہ اول

مسلمانوں کا وہ قبلہ اول، جہاں سے معراج مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہوا۔ جیسا کہ قرآن کریم کے پندرہویں پارے کی پہلی ہی آیات میں ہے۔

﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (۹۱)

"پاک ہے وہ ذات باری تعالیٰ جو رات ہی رات میں اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی (وہ مسجد اقصیٰ) جسکے ارد گرد ہم نے برکت دے رکھی ہے (اور یہ) اس لئے کہ ہم اپنے بندے کو اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ خوب سننے اور دیکھنے والا ہے۔"

امام الانبیاء ﷺ کا لقب

وہی مسجد اقصیٰ، وہی قبلہ اول، جہاں اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت آدمؑ سے لے کر عیسیٰ تک گزرے ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم بیش انبیاء و رسل علیہم السلام کو جمع فرمایا اور امام اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان کی امامت کرائی اور "امام الانبیا" کے عظیم منصب پر سرفراز کیئے گئے۔

"امام الانبیاء ﷺ" اور مسلمانوں کو وہی قبلہ اول، جہاں تک کا سفر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ایک مخصوص برق رفتار سواری "براق" پر کیا۔ مسجد حرام سے

۹۰ – بخاری عن البراء بحوالہ ابن کثیر اردو. ۲۲۲/۱ ،بخاری حدیث(۴۴۸۶) ۴۴۹۲)

۹۱ – سورہ بنی اسرائیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر مسجد اقصیٰ تک کے اس سفر کو قرآن کریم نے ''اسراء'' کا نام دیا ہے جبکہ مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک والے سفر کا نام ''معراج'' ہے۔ جس سفر کے دوران آپ ﷺ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

﴿لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی﴾(۹۲)

''اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔''

شد رحال اور مسجد اقصیٰ:

مسلمانوں کا وہی قبلہ اول ...... جس کی طرف تقرب الٰہی اور حصول ثواب کی خاطر سفر کرنے کو رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، سنن اربعہ اور دیگر کتب حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ مَسْجِدِ ھٰذَا﴾(۹۳)

''تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کی طرف (ثواب کی نیت) رخت سفر نہ باندھا جائے اور وہ تین مسجدیں، مسجد حرام (مکہ مکرمہ) مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ، مدینہ منورہ) ہیں۔''

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ثواب کی نیت سے ان تین

۹۲- سورہ نجم : ۱۸

۹۳- بخاری مع الفتح = ۳/ ۶۳ حدیث (۱۱۸۹) مشکوۃ بتحقیق الالبانی ۱/ ۲۱۹ فقہ السنہ [illegible] ۲۴ مسلم مع نووی ۵/ ۹/ ۱۰۵، ۱۰۶ صحیح ابی داؤد حدیث (۱۷۶۸) صحیح ترمذی (۲۶۹) صحیح نسائی (۶۷۶) ۱/ ۱۵۰ ابن ماجہ (۱۴۰۹، ۱۴۱۰) مسند احمد ۲/ ۲۳۴، ۲۳۸/ ۷/ ۲۳۴، ۲۵۱، ۵۳/ ۶/ ۷/ ۳۸۹ صحیح الجامع (۷۳۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقامات کو چھوڑ کر کہیں جانے سے منع فرمایا ہے۔ یہ تینوں مقامات بھی مساجد ہیں۔ مساجد تو پھر مساجد ہیں، لوگ تو آج کل دور دراز سے طویل مسافتیں طے کر کے اور رخت سفر باندھ کر حصول ثواب وکسب فیض کی نیت سے مزاروں اور درباروں پر حاضریاں دیتے ہیں۔ جانور لے جا کر ذبح کرتے ہیں۔ دیگیں پکا کر لے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ان مزاروں کے آسودگان بزرگوں سے حاجتیں مانگ کر ''استعانت واستمداد من غیر اللہ'' کے صریح شرک کا ارتکاب کرتے پھرتے ہیں۔ صحاح وسنن کی یہ حدیث نبوی ﷺ ایسے تمام لوگوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے لیکن ایسے لوگوں کو غور وفکر کی عادت وتوفیق بھی تو ہو۔

روئے زمین پر پہلی مسجد

اور وہی مسجد اقصیٰ ...... جو روئے زمین پر تعمیر ہونے والی مسجد حرام کے بعد پہلی مسجد ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم اور سنن اربعہ میں ہی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا:

﴿ اَیُّ مسجِدٍ وُضِعَ فِی الارضِ الاول﴾

''روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گی؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

''مسجد حرام۔''

میں نے پوچھا ''اس کے بعد؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ ثُمَّ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی﴾

''پھر مسجد اقصیٰ بنائی گئی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا ''ان دونوں کے مابین کتنے عرصے کا فرق ہے؟''
تو آپ ﷺ نے فرمایا
''چالیس سال کا''
اور مزید فرمایا۔

﴿ ثُمَّ الْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ ﴾(۹۴)

''ان کے بعد تیرے لئے پوری زمین ہی مسجد (کے حکم میں) ہے جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے۔ وہیں اسے ادا کر لو۔''

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہاں ایک بات کی طرف اشارہ کر دیں کہ نسائی شریف کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ بیت المقدس کو حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے بنایا تھا اور معروف تاریخی روایات کے مطابق حضرت سلیمانؑ کا زمانہ حضرت ابراہیم خلیلؑ سے ایک ہزار سال بعد کا ہے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ چالیس سال کے فرق والی بات درست نہیں لیکن یہ محض ایک اشکال ہے جو تعمیر اور تجدید میں عدم فرق کی وجہ سے سامنے آتا ہے جبکہ بستی کی کتاب ''التقاسیم والانواع'' میں اس بات کو وضاحت موجود ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس کو تعمیر نہیں کیا تھا بلکہ اس کی صرف تجدید تعمیر کی تھی۔ درحقیقت

۹۴- مشکاۃ ۱/۲۳۵ بخاری ۶/۵۲۸ حدیث (۳۴۲۵) مسلم مع نووی ۳/۵/۲، ۳ فقہ السنہ ۱/۲۴۶ صحیح نسائی ۱/۱۴۸ حدیث (۶۶۶) ابن ماجہ (۷۵۳) مسند احمد ۵/۱۵۰، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۰ بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث ۲/۴۲۴ طبع بریل. لندن. ۱۹۴۳. صحیح الجامع (۲۵۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تعمیر حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام نے کی تھی۔ (۹۵)
اس وضاحت سے معلوم ہوگیا کہ خانہ کعبہ اور مسجد اقصیٰ کے مابین صحیح بخاری و مسلم میں مذکور سال تعمیر کا فرق چالیس سال ہی بالکل صحیح ودرست ہے۔

مسجد حرام کی فضیلت

وہی مسجد اقصیٰ، جسے نبی اکرم ﷺ نے حرمین شریفین کے بعد دنیا کی مساجد میں پہلا مقام عطا فرمایا ہے اور بعض احادیث میں تو حرم مکی، حرم مدنی اور مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی نمازوں کے ان گنت فضائل اور بے شمار برکات بھی وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (۹۶)

''میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ) میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب مسجد حرام (یعنی حرم مکی) کو چھوڑ کر دوسری مساجد سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔''

جبکہ سنن ابی ماجہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان اور مسند بزار میں ایک ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿وَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ

۹۵- بحوالہ اعلام الساجد باحکام المساجد للزرکشی ص ۳۰ طبع وزارت اوقاف و امور اسلامیہ متحدہ عرب امارات۔

۹۶- مشکوۃ بتحقیق الالبانی ۲۱۹/۱: بخاری ۷۶/۳ حدیث (۱۱۹۰) مسلم مع نووی ۱۶۳-۱۶۲/۹/۵۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا بِمِائَةِ صَلٰوةٍ﴾(٩٧)

"مسجد حرام میں پڑھی گئی ایک نماز کا ثواب میری اس مسجد میں پڑھی گئی نماز سے ایک سو گنا زیادہ ہے۔"

گویا مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب عام مساجد کی نسبت ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔

مسجد اقصیٰ کی فضیلت

مسجد اقصیٰ کے بارے میں سنن ابن ماجہ میں ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے۔

﴿فَاِنَّ صَلاَةً فِيْهِ كَاَلْفِ صَلاَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ﴾(٩٨)

"اس میں ایک نماز کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے۔"

تخرج احیاء العلوم للغزالی میں حافظ عراقی نے اس کی سند کو جید اور علامہ بوصیری نے مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ میں صحیح کہا ہے۔(٩٩)

سنن کبری بیہقی کی ایک روایت میں ہے۔

﴿...وَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ خَمْسُ مِائَةِ صَلاَةٍ﴾

(١٠٠)

٩٧- فقه السنه سيد سابق ١/٢٤٩ . الجامع الصغير للسيوطى.٢/١٠٩،١١٠ اعلام الساجد للزركشى ص ١١٥ ابن ماجه (١٤٠٦) موارد الظمآن حديث (١٠٢٧)

٩٨- سنن ابى ماجه بتحقيق محمد فؤاد عبد الباقى حديث =١٤٠٧ طبع بيروت.

٩٩- تخريج الاحيا ١/٢٩٠ طبع دار الكتب العلميه بيروت مصباح الزجاجه بتحقيق محمد المنتقى طبع دارا لمعرفه بيروت.

١٠٠- فقه السنه ١/٢٤٩ ، ضعيف الجامع (٣٥٢٣) رواه البهقى فى شعب الايمان .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بیت المقدس میں پڑھی گئی ایک نماز کا ثواب عام مساجد کی
نسبت پانچ سو گنا زیادہ ہے۔"

بیہقی کی اس روایت کو امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں حسن درجہ کی کہا ہے۔ (۱۰۱)

لیکن اسی روایت کو طبرانی نے بھی بیان کیا ہے جسے (محدث عصر علامہ البانی) نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (۱۰۲) لیکن بعض ضعیف روایات میں تو اور بھی زیادہ ثواب مذکور ہے۔ مثلاً سنن ابن ماجہ کی ایک روایت میں پانچ ہزار نماز کا ثواب منقول ہے۔ اور امام سیوطیؒ نے تو اس روایت کو بھی صحیح کہا ہے (۱۰۳) لیکن دوسرے کبار محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے (۱۰۴) مسند بزار اور انہی کے طریق سے التمہید میں حضرت ابودرداءؓ سے مروی حدیث کے مطابق مسجد اقصیٰ میں ایک نماز کا ثواب دوسری مساجد کے نسبت پانچ سو گنا زیادہ ہے۔ (۱۰۵)

ابن عبدالبر بزار نے اور ابن حجرؒ نے ابن عساکر اسے اس کی تحسین نقل کی ہے جبکہ امام منذری وعلامہ باقی نے اس ضعیف کہا ہے (۱۰۶)

مسجد اقصیٰ کے فضائل کو علامہ زرکشی نے کافی تفصیل سے بیان کیا ہے اور بیس سے زیادہ فضائل گنوائے ہیں جو کہ موصوف کی کتاب "اعلام الساجد باحکام المساجد"

---

۱۰۱ - الجامع الصغیر . ۲/ ۱۱۰ .

۱۰۲ - ضعیف الجامع للالبانی ۳/۲۸۷ .

۱۰۳ - ضعیف الجامع حدیث (۳۵۱۱) ابن ماجه (۱۴۱۳) لیکن پچاس هزار نماز کے ثواب کا ذکر هے . ضعیف ابن ماجه (۲۹۹)

۱۰۴ - مشکوة بتحقیق الالبانی . ۱/۲۳۴

۱۰۵ = مسند بزار ۴۲۲ = التمهید ۶/ ۳۰

۱۰۶ - فتح الباری ۳/ ۵۲ طبع دارالافتاء . التمهید ۲/ ۳۰ ارواء الغلیل للالبانی حدیث ۱۱۳۰ کشف الاستار فی زوائد مسند بزار .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبع وزارت اوقاف وامور اسلامیہ متحدہ عرب امارات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ (۱۰۷)
مگر اس میں معیار روایت میں تساہل کی بناء پر صحت روایت کو پیش نظر نہیں رکھا گیا لہٰذا کئی ضعیف روایات بھی جمع کردی گئی ہیں۔

بہرحال اگر کوئی بھی اور فضیلت نہ ہو تو یہی کیا کم ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ﴾

''کہ ہم نے اس کے اردگرد برکت کی ہے۔''

یہی کیا کم ہے کہ معراج مصطفیٰ ﷺ کا آغاز اسی مسجد اقصیٰ سے ہوا آپ ﷺ وہاں سے آسمان کی طرف لے جائے گئے تھے اور وہی مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول رہی ہے۔

حیات طیبہ کا آخری لشکر

وہی قبلہ اول ...... جسے رومیوں کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کا آخری لشکر تیار فرمایا جس کے سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما مقرر ہوئے تھے مگر اس کے جلد ہی بعد آپ ﷺ کے مرض الموت کا آغاز ہوگیا اور لشکر کی روانگی کو ملتوی کردیا گیا۔ (۱۰۸)

فتح کی پیشن گوئی

وہی مسجد اقصیٰ و بیت المقدس ......جس کی فتح کی پیشن گوئی فرما کر نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ (۱۰۹)

۱۰۷- اعلام الساجد ۲۸۶ تا ۲۹۸۔

۱۰۸- سیرت ابن ہشام ۲/۲۱۴ طبع مصر بتحقیق طه عبدالرء وف۔

۱۰۹- اعلام الساجد ص ۲۷۵ تحقیه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ پیشن گوئی آپ ﷺ کی وفات کے صرف پانچ سال اور چند ماہ بعد ہی پوری ہوگئی۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں 15 ھ میں، بعض روایات کے مطابق پچیس ذوالقعدہ 16 ھ میں "امین هذا الامة" حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس کا محاصرہ کرلیا۔ رومی عیسائی صلح کرنے پر مجبور ہو گئے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان پر جزیہ نافذ کر دیا۔ انہیں امن نامہ لکھ کر دے دیا اور ذمی بنالیا۔ (۱۱۰)

اور یاد رہے کہ صحیح بخاری و مسلم اور نسائی میں مذکور ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَ أَمِينُ أُمَّتِي أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ﴾ (۱۱۱)

"ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔"

اس فرمان رسول ﷺ کی رو سے " امین هذه الامة" کا لقب پانے والے یہ حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ان افواج کے جرنیل تھے، جنہوں نے محاصرہ کیا تھا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی

وہی قبلہ اول و فلسطین ......ایک مدت گزرنے کے بعد پھر عیسائیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ اور 583ء میں اسلام کے ایک نامور سپوت صلاح الدین ایوبی نے اسے

---

۱۱۰ – حوالہ بالا و البدایہ والنحایہ لابن کثیر ۴/۷/۵۵ . ۲۰ طبع بیروت

۱۱۱ – صحیح الجامع الصغیر ۳/۵/۳۶، بخاری مع الفتح حدیث (۴۳۸۲) مسلم مع نووی ۸/۱۵/۱۹۱ . صحیح ترمذی حدیث (۲۹۵۷، ۲۹۸۵) ابن ماجہ (۱۳۶) صحیح الجامع (۵۱۶۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح کیا۔ اور عیسائیوں کے تسلط سے نکال کر اسے پھر سے اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا تھا۔ (۱۱۲)

۱۱۲ - اعلام الساجد ۲۹۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منظر اور پیش منظر

اور ہمارا وہی فلسطین ...... آج سے چالیس سال پہلے یہودیوں کے نجس ہاتھوں میں چلا گیا اور تاریخ انسانی کی وہ غدار و خائن، بے وفا و عہد شکن اور اسلام و اہل اسلام کی سرتاپا دشمن قوم یہود، جن کے اوصاف بد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے بے شمار مقامات پر ذکر فرمائے ہیں، جن کا بیان کرنا الگ ایک طویل موضوع ہے۔ اہل علم نے خاص اسی موضوع پر ضخیم کتابیں لکھی ہیں جن میں سے عفیف عبد الفتاح طبارہ کی کتاب ''الیہود فی القرآن'' قابل ذکر ہے۔ جو دار العلم للملایین بیروت نے 296 صفحات میں شائع کی ہے جس کے 98 صفحات تک تو خاص یہودیوں سے متعلقہ آیات کی موجودہ حالات کے موازنہ پر مشتمل تحلیل و تعبیر ذکر کی گئی ہے۔

اسرائیلی مظالم اور فلسطین

وہ قوم یہود چالیس سال سے اسرائیل نامی حکومت بنائے فلسطین اور اہل فلسطین پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہی ہے اور خاص مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ و بیت المقدس بھی 1968ء سے یہود کے تسلط میں آچکا ہے۔ پچھلے سال سے بالعموم اور ان بیس سال سے بالخصوص اور اسرائیلی حکومت لاتعداد مسلمان عورتوں کو بیوہ ان گنت معصوم بچوں کو یتیم ولاوارث اور بے شمار بوڑھے والدین سے محروم و بے سہارا کر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا فلسطین آگ اور خون کے سمندر کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔

گزشتہ سال ڈیڑھ سال کے عرصے سے فلسطین کے مقبوضہ علاقوں مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کے شہروں اور دیہات میں اسرائیلی یہودی فوج کے مظالم اور بربریت سے پوری دنیائے انسانیت لرز اٹھی ہے۔

معصوم بچوں کو نشانہ ستم بنایا جا رہا ہے، سکولوں کالجوں سے نکلنے والے طلبہ و طالبات کا گھر پہنچنا ناممکن ہو چکا ہے۔ کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کون کب اور کہاں یہودی وحشیوں کی گولی کا نشانہ بن جائے۔ کتابوں کا بیگ اٹھائے گھر سے نکلنے والا بچہ دوسروں کے کندھوں پر نعش کی شکل میں گھر پہنچایا جا رہا ہے، اپنے لخت جگر سے اس مظلومانہ موت پر احتجاج کرنے والے والدین کو موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے، عورتوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے جا رہے ہیں، بوڑھے فلسطینیوں کو گھر سے گھسیٹ گھسیٹ کر باہر نکالا جاتا ہے۔ پھر سارے گھر والوں کے سامنے انہیں موت کی وادی میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

14 فروری 1989ء کی بات ہے کہ اسرائیلیوں نے تین فلسطینی نوجوانوں کو پکڑا اور ایک کمرہ میں بند کر کے انہیں آگ میں زندہ ہی جلا دیا جس کے نتیجہ میں ایک نوجوان تو اسی وقت شہید ہو گیا جبکہ دوسرے دونوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں وہ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا زندگی کی آخری گھڑیاں گن رہے تھے اور یوں فلسطین میں شیطان ننگا ناچ رہا ہے۔

اسرائیل کا آقائے ولی نعمت......امریکہ

ان کے اس جور وجفا اور درندگی پر اور تو اور خود ان کا آقائے ولی نعمت ''امریکہ'' بھی مگر مچھ کے ہی سہی مگر آنسو بہانے پر مجبور ہو گیا۔ وہ آقائے یہود جس نے اقوام متحدہ (یو۔این۔او) کی سلامتی کونسل میں بربریت یہود کے خلاف پیش کی جانے والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر قرارداد پر اپنے حق استرداد کا استعمال یعنی ویٹو کیا مگر جنوری 1988ء میں تو اس نے بھی یہودی حکومت کے مظالم کے خلاف پیش کی جانے والی قرارداد احتجاج کو ویٹو نہیں کیا تھا اور وہ منظور بھی ہوگئی تھی۔ اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ اب امریکہ کو یکا یک فلسطینیوں سے کوئی ہمدردی ہوگئی ہے بلکہ یہ بھی دراصل اس کی مجبوری تھی کیونکہ اب تو خود اسرائیل کی یہود و نصاریٰ کی آبادیوں اور انسانی حقوق و بہبود کی انجمنوں کی طرف سے بھی اس وحشت و بربریت اور ظلم و درندگی کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند ہونے لگی ہے۔ یہ لوگ بھی مظاہرے اور جلوس نکال رہے ہیں۔ حالات کی اسی مجبوری کے تحت امریکہ نے اس قرارداد کو ویٹو نہیں کیا تھا۔ لیکن اسرائیلی حکومت کی ہٹ دھرمی بھی دیکھیں کہ اس نے اس قرارداد کے منظور ہو جانے کے باوجود اسے ماننے سے انکار کر دیا۔ ظلم و ستم کا سلسلہ آج تک بدستور جاری ہے۔

فلسطینی مجاہد اور آزادی

اس بظاہر مایوس کن صورت حال میں بھی فلسطینیوں کی نئی نسل نے مقبوضہ علاقوں میں اپنے خون سے آزادی کی شمع روشن رکھی ہے کچھ نوجوان اور بوڑھوں کے علاوہ اصل مجاہدین وہ ہیں جن کی عمریں دس سے سولہ سال کے درمیان ہے۔ انہوں نے جذبہ جہاد اسلامی سے سرشار ہو کر نہتے ہونے کے باوجود صرف کنکروں اور پتھروں کے اسلحہ کے بل بوتے پر ایثار و قربانی کی ایسی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ جن سے موجودہ اسلامی تاریخ میں ایک نیا سنہری باب لکھا جائے گا۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا اور یقیناً جاری رہے گا تو وہ دن دور نہیں کہ وہاں بھی باذن اللہ آزادی کی صبح جلد طلوع ہوگی۔

یہودیوں نے فلسطینی مجاہدین اور فدائین کی کاروائیوں کے پیش نظر طرح طرح کی پیش کشیں شروع کر دی ہیں۔ ایک دن انہیں فلسطینیوں کو ان کا وطن واپس کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑے گا۔

ان کا مقدر پھر سے سورہ مائدہ آیت 26 کے مطابق "یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ" میں مذکور صحرا نوردی ہوگا مگر وہ تو صرف چالیس سال کے لئے تھی جبکہ آئندہ یہ ابدی ہوگی اور وہ باذن اللہ وطن کے نام کو بھی ترسا کریں گے۔ لیکن!

ہوا کے دوش پر ہماری آواز جہاں پہنچے

ہم نے تمام مسلمان بھائیوں، پیرو جوان اور مرد و زن پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ آزادی فلسطین کی وہ صبح محض زبانی جمع خرچ سے دیکھنا ناممکن ہے بلکہ اس کے لئے ہمیں اپنے فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ دامے درمے، قدمے سخنے اور دست شمشیرے، ہر ممکن طریقہ سے ہر میدان میں ان کے کندھے سے کندھا ملا کر چلنا ہوگا۔

ویت نام اور امریکہ

بدر واحد یا خیبر وحنین اور قرون اولیٰ کی دیگر اسلامی فتوحات تو بہت دور کی بات ہے۔ ابھی ماضی قریب میں ہی ویتنامیوں نے امریکہ جیسی قوم اور عظیم قوت کے نعرے لگانے والوں کو طویل آویزش کے بعد بالآخر خائب و خاسر ویت نام سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ لوگ تو جذبہ ایمانی سے بھی سرشار نہیں تھے بلکہ محض جذبہ حب الوطنی ہی ان کے دلوں میں کارفرما تھا۔

مجاہدین افغانستان اور روس

جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ساتھ جذبہ وغیرت ایمانی کے پیکر مجاہدین افغانستان کی مثال ہی دیکھ لیں کہ دنیا کی ایک عظیم طاقت (سپر پاور) روس نے ان کے ملک میں دخل در معقولات کے تحت بے جا مداخلت کی۔ 27 دسمبر 1979ء کو اپنی فوجیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افغانستان میں اتار دیں جس کے نتیجہ میں کیا کچھ ہوا۔ نو سال اور سات ہفتوں کے دوران آپ اخبارات و جرائد اور ریڈیو ٹی وی پر پڑھتے سنتے اور دیکھتے ہی رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ لاہور سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ (اہلحدیث) کے مطابق تیرہ (13) لاکھ۔[۱۱۳] اور ایک دوسرے ماہنامہ "الجہاد" کے مطابق چودہ کروڑ (۱۴) لاکھ۔[۱۱۴] اور پشاور سے شائع ہونے والے خاص مجاہدین افغانستان کے اپنے عربی ماہنامہ "البنیان المرصوص"[۱۱۵] کے مطابق پندرہ (15) لاکھ افغان مرد و زن اور بچے و بوڑھے شہید ہوئے۔ تین لاکھ افراد معذور اور اپاہج ہوئے۔ اور تقریباً پچاس لاکھ افراد آس پاس کے ممالک میں پناہ لینے اور در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوئے۔ اس عظیم جانی نقصان کے علاوہ غاصبوں کی بمباری، آتش زنی اور توڑ پھوڑ سے نوے فیصد مکانات برباد ہوئے۔ باغات اُجڑے کھیت ویران ہوئے اور پہاڑی علاقوں کی جان نواز چوٹیوں، دامنوں اور صحراؤں کی صاف و شفاف فضاؤں کو زہریلے بموں سے مسموم کر دیا گیا۔ یہ سلسلہ نو سال سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا مگر سلام کرنے کو جی چاہتا ہے ان افغان مجاہدین کو، جن کا ایمان سر مونہ ڈگمگایا اور مٹھی بھر مجاہدین نے بے بضاعتی اور افرادی و مادی قلت کے باوجود محض اپنی قوت ایمانی اور جذبہ جہاد کے بل بوتے پر دنیا کی سپر پاور روس کو ناکوں چنے چبوا کر انخلاء پر مجبور کر دیا۔

اور ابھی کل ہی کی بات ہے۔ کہ 15 فروری کو روسی فوجیوں کا آخری دستہ بھی اپنا بوری بستر لپیٹ کر ارض افغانستان سے نامراد نکلا اور ان کے ہر ہر فوجی کی زبان

---

۱۱۳ – ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔

۱۱۴ – ماہنامہ "الجہاد" جلد اول شمارہ ۳ بابت جنوری ۱۹۸۹ء پشاور۔

۱۱۵ – عربی ماہنامہ "البنیان المرصوص" شمارہ ۲۵ بابت جمادی الثانی ۱۴۰۵ء بمطابق جنوری ۱۹۸۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال کہہ رہی تھی۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

اے اہل ایمان......اٹھیں

افغانستان کی طرح آج مسلمانوں کو ایک دوسرے چیلنج کا بھی سامنا ہے اور وہ ہے مسئلہ فلسطین اور جب روس جیسی قوت کو انخلاء پر مجبور کر دیا گیا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان اپنے قبلہ اول کو یہودیوں کے نجس ہاتھوں سے آزاد نہ کرا سکیں۔ بس ضرورت صرف اتحاد و اتفاق اور ایمان عزیمت کی ہے اور دیر صرف زبانی جمع خرچ کے مرحلہ سے گزر کر عملی میدان میں اترنے کی ہے۔

سورہ محمد کی اس آیت

﴿اَنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (۱۱۶)

''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے۔ تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔''

کو حرز جان بنائیں۔

اور سورہ آل عمران کی اس آیت

﴿اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ﴾ (۱۱۷)

''اللہ تعالیٰ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں۔''

۱۱۶- سورہ محمد۔ ۷

۱۱۷- سورہ آل عمران۔ ۱۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ایمان رکھیں اور یقین جانیں کہ ہمارا فلسطین وقدس، مسجد اقصیٰ وقبلہ اول آج پھر مسلمانوں کی صفوں سے کسی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا متلاشی ہے۔ اُسے کسی ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی تلاش اور سلطان صلاح الدین ایوبی کا انتظار ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ امت اسلامیہ کی کوکھ کبھی بھی اتنی بانجھ نہیں ہوئی کہ وہ اپنے ایسے سپوتوں کو جنم دینے سے عاجز آ جائے جو ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیں کہ مسلمانوں کو اقبلہ اول پر صرف مسلمانوں کا حق ہے اب دیکھتے ہیں یہ شرف کس کو حاصل ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

(اسیرانِ جہاد و مسئلۂ غلامی)

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۱	قرآن کریم		
۲	اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن	علامہ محمد امین شنقیطی	طبع اول۔ مصر
۳	اعلام الساجد باحکام المساجد	محمد بن عبداللہ الزرکشی	وزارتِ اوقاف و امور اسلامیہ۔ امارات
۴	اسلام اور جدید ذہن	محمد قطب	انٹرنیشنل اسلامک اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے خدشات
۵	البدایۃ النہایۃ	امام ابوالفداء اسماعیل بن کثیر دمشقیؒ	مکتب المعارف۔ بیروت
٦	تفسیر القرآن العظیم	امام ابن کثیرؒ	طبع حلبی۔ مصر
۷	تفسیر ابن کثیر (اردو)	امام ابن کثیرؒ	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸	تفسیر العلی العزیز باختصار	علامہ محمد نسیب الرفاعیؒ	طبع بیروت
۹	تفہیم القرآن	مولانا مودودیؒ	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور
۱۰	تفہیمات	مولانا مودودیؒ	اسلامک پبلیکیشنز، لاہور
۱۱	تخریج احیاء علام الدین	للعراقی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۲	التمہید	ابن عبدالبر	طبع مراکش
۱۳	جامع الاصول من احادیث الرسول	ابن الاثیر بتحقیق محمد حامد الفقی	طبع اوّل مصر
۱۴	الجامع الصغیر	للسیوطیؒ	دار الفکر، بیروت
۱۵	الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر قرطبی	امام قرطبیؒ	طبع ثالث، دار الکتب المصریہ
۱۶	ریاض الصالحین	للامام النوویؒ بتحقیق الارناووط	طبع دار المامون، دمشق
۱۷	ریاض الصالحین	بتحقیق علامہ البانیؒ	المکتب الاسلامی بیروت
۱۸	رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمانؒ سلمان منصور پوری	طبع غلام علی اینڈ سنز، لاہور
۱۹	رسائل ومسائل	مولانا مودودیؒ	اسلامک پبلیکیشنز، لاہور
۲۰	سنن ابی داوٗد مع شرح عون المعبود	علامہ عظیم آبادیؒ	طبع مدنی
۲۱	سیرت ابن ہشام	تحقیق طہ عبدالرؤوف	طبع مصر
۲۲	شرح السنہ بغوی	امام بغوحؒ	الکتب الاسلامی، بیروت
۲۳	شبہات حول الاسلام	محمد قطب	طبع IIFSO
۲۴	شعب الایمان بیہقی	للبیہقیؒ	طبع الدار السلفیہ بمبئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵	صحیح بخاری مع الفتح الباری	تحقیق شیخ ارناؤوط	طبع دارالافتاء
۲۶	صحیح سنن ابی داؤد	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۲۷	صحیح سنن الترمذی	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۲۸	صحیح سنن النسائی	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۲۹	صحیح ابن ماجہ	علامہ البانی	مکتب التربیہ، الریاض
۳۰	صحیح مسلم	تحقیق محمد فواد عبدالباقی	طبع بیروت ومصر
۳۱	صحیح مسلم مع شرح للنووی	تحقیق الدکتور بغا	طبع دارالفکر، بیروت
۳۲	صحیح ابن حبان للہیثمی (موارد الظمان)	الفاسی۔الارناؤوط	المکتبہ الحدیثہ، الریاض
۳۳	صحیح الجامع الصغیر	علامہ محمد ناصر الدین البانی	المکتبۃ الاسلامی، بیروت
۳۴	ضعیف سنن ابن ماجہ	علامہ محمد ناصر الدین البانی	المکتبۃ الاسلامی، بیروت
۳۵	ضعیف الجامع الصغیر	علامہ محمد ناصر الدین البانی	المکتبۃ الاسلامی، بیروت
۳۶	فتح العلوم شرح بلوغ المرام	علامہ نواب صدیق حسن خان	طبع بیروت
۳۷	الفتح الربانی ترتیب مسند احمد	احمد عبدالرحمٰن البناء	دارالشہاب، قاہرہ، مصر
۳۸	فتح الباری شرح صحیح بخاری	احمد بن حجر عسقلانی	دارالافتاء الریاض سعودیہ
۳۹	فتوح البلدان	للبلازری	طبع بیروت
۴۰	فتح القدیر شرح ہدایہ	لابن اہمام	طبع بیروت
۴۱	فقہ السنہ	سید سابق	طبع بیروت
۴۲	کشف الاستار فی زوائد مسند البزار	علامہ ہیثمی حبیب الرحمٰن الاعظمی	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۳	مشکوٰۃ المصابیح	تحقیق محمد ناصر الدین البانی	المکتب الاسلامی بیروت
۴۴	مشکوٰۃ مع المرکاۃ	تحقیق محمد ناصر الدین البانی	طبع سانگلہ ہل پاکستان
۴۵	موطاء امام مالک	للسیوطی	طبع بیروت
۴۶	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	طبع بیروت
۴۷	معجم الفہرس لالفاظ الحدیث	تعریب محمد فواد عبدالباقی، تالیف مستشرق، اے۔ وی۔ ونسنگ ودفقاء	طبع لیڈن
۴۸	معارف القرآن (تفسیر قرآن کریم اردو)	مفتی محمد شفیع	طبع ادارۃ المعارف کراچی
۴۹	منتقی الاخبار مع نیل الاوطار	المجد ابن تیمیہ	طبع بیروت
۵۰	مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ	علامہ بوصیری	دارالمعرفۃ۔ بیروت
۵۱	نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار	امام شوکانی	طبع بیروت
۵۲	الہدایۃ	مرغینانی حنفی	المکتبۃ السلفیۃ۔ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرائد و مجلات

۱	ہفت روزہ ''اہلحدیث''	لاہور
۲	ماہنامہ ''الجہاد'' جلد نمبر ا شمارہ نمبر ۳ بابت جنوری ۱۹۸۹ء	پشاور
۳	''البنیان المرصوص'' شمارہ نمبر ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ بمطابق جنوری ۱۹۸۹ء	پشاور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد منیر قمر کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب

1- رمضان المبارک کا روحانی تربیت کا مہینہ
2- کشف الشبہات (توحید)
3- مسنون ذکر الٰہی (مختصر)
4- مناسک الحج والعمرہ
5- درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
6- خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
7- خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
8- انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
9- دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
10- وجوب عمل بالسنۃ اور کفر منکر
11- تین اہم اصول دین اور قواعد اربعہ
12- تین اہم اصول دین
13- قبولیت عمل کی شرائط
14- مسنون ذکر الٰہی (مفصل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15- سیرت امام الانبیاء

16- شراب ور دیگر منشیات

17- سوئے حرم (حج وعمرہ اور قربانی)

18- فقہ الصلاۃ (حصہ اول)

19- فقہ الصلاۃ (حصہ دوم)

20- فقہ الصلاۃ (حصہ سوم)

21- فقہ الصلاۃ (حصہ چہارم)

22- فقہ الصلاۃ (حصہ پنجم)

23- رمضان المبارک اور احکام روزہ

24- احکام زکاۃ وصدقات

25- جہاد اسلامی کی حقیت

26- سود اور رشوت

27- مذمت وفحاشی وزنا کاری

28- انسداد فحاشی وزنا کاری کے لئے اسلام کی بے نظیر تدابیر

29- مذمت لواطت واغلام بازی

30- چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال

31- مقالات قمر

32- گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول

(ترجمہ کتاب الشیخ عبدالعزیز المتقل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

33- دخول جنت کے تیس اسباب وذرائع (ترجمہ)

34- مکفرات الذنوب

(تلخیص و ترجمہ کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی)

35- پچاس سوال وفتاوی احکام

36- حیض کے بارے میں

(ترجمہ کتاب الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

37- محرمات

(حرام امور، ترجمہ کتاب الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر)

38- ممنوعات

(ناجائز امور، ترجمہ کتاب الشیخ محمد الصالح المنجد، الخبر)

39- سورہ الفاتحہ،فضیلت،مقتدی کے لئے حکم

40- آمین،معنی ومفہوم،مقتدی کے لئے حکم

41- رفع الیدین، جانبین کے لئے دلائل کا تحقیقی جائزہ

42- درود شریف،فضائل ومسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حضرت مولانا محمد منیر قمر (ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب)

کی

چند علمی و تحقیقی تالیفات

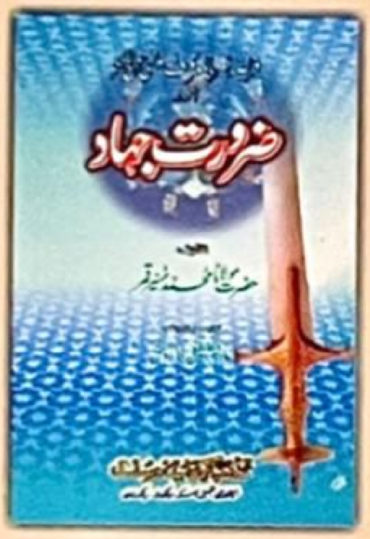

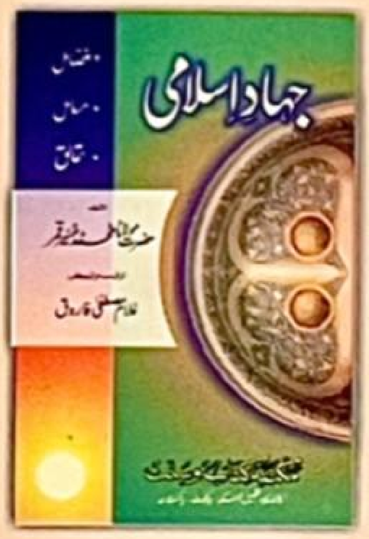

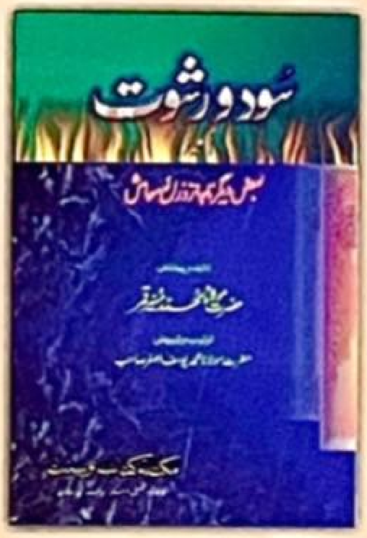

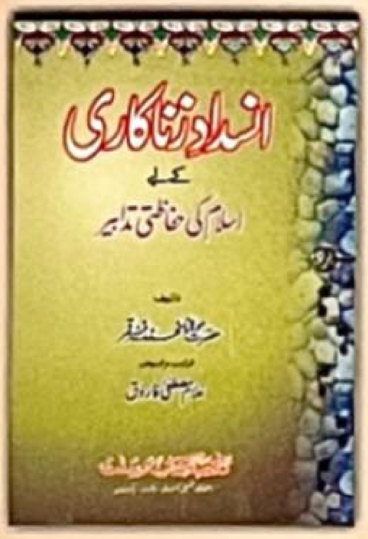

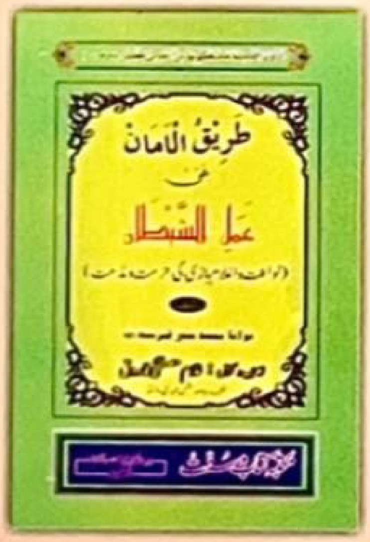

ناشر
مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ ۔ سیالکوٹ ، پاکستان